روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 20 جنوری 2009ء 22 محرم 1430 ہجری 20 صلح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 15

اطاعت کی توفیق کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ ہمیں اپنی وہ خشیت عطا فرما جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں ایسی اطاعت کی توفیق بخش جس کے ساتھ تو ہمیں اپنی جنت تک پہنچا دے۔ اور ایسا یقین نصیب کر جو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات باب فی عقد التسبیح بالید حدیث نمبر 3424)

خدا تعالیٰ کی صفت کافی کے لغوی معنی اور دینی تعلیمات کی روشنی میں اس کی پرمعارف تشریح

اللہ تعالیٰ کے احکامات انسانی وسعت کے اندر ہیں کیونکہ وہ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا

فلسطینیوں کیلئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ وہ ظلم کی بڑی خطرناک چکی میں پس رہے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16/جنوری 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 جنوری 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت کافی بھی ہے۔ جس کا ذکر ایک مومن کسی نہ کسی حوالے سے کرتا رہتا ہے۔ ایک حقیقی مومن جس کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک ہے جب بھی کسی صفت کا اظہار کرتا ہے تو اس صفت کی گہرائی کو جانتے ہوئے کرتا ہے۔ صفت کافی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت سی آیات میں مختلف سورتوں میں مختلف مضامین اور حوالوں کے تحت فرمایا ہے۔ حضور انور نے لغات کے حوالے سے صفت کافی کے معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی چیز کا کافی ہونا کسی شئے یا کسی ذات پر قناعت کرنا یا تسلی پانا اس کے معنی ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے زیادہ کون سی ایسی ہستی ہے جو انسان کے لئے کافی ہے یا تسلی دینے والی ہے یا جس کے انعاموں پر انسان ہر وقت انحصار کر سکتا ہے۔ پھر اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ کسی چیز کو کسی سے دور کر کے اسے بچانا اور محفوظ رکھنا۔ فرمایا کہ ایک حدیث کے حوالے سے اس کے یہ معنی بیان کئے گئے ہیں کہ جس نے رات کے وقت میں سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں تو وہ اس کے لئے کافی ہوں گی۔ بعض نے اس کے یہ معنی کئے کہ یہ دونوں آیات شر کے مقابلے میں کافی ہیں اور مکروہات سے بچاتی ہیں۔

حضور انور نے سورۃ بقرہ کی ان آخری دو آیات کی وضاحت میں فرمایا کہ ان میں دعائیں بھی ہیں اور شر سے بچنے اور ایمان میں پختگی کے راستے بھی بتائے گئے ہیں۔ تزکیہ نفس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ، فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر ایمان رکھو کیونکہ یہ ایمان میں کامل ہونے کا ذریعہ ہیں اور یہ ایمان صرف زبانی اقرار نہیں بلکہ عقیدے اور عمل کے لحاظ سے بھی ضروری ہے۔ پھر ان آیات میں بتایا گیا کہ خدا تعالیٰ کے احکامات انسانی وسعت کے اندر ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم ہے کہ تمام احکام میں، اخلاق میں، عبادات میں آنحضرتؐ کی پیروی کریں۔ پس اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آنحضرتؐ کے کمالات کو اپنے اندر جذب کر سکتیں تو یہ حکم ہمیں ہرگز نہ ہوتا کہ ایسے بزرگ نبی کی پیروی کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ پس یہ جو فرمایا گیا کہ یہ دو آخری آیات کافی ہیں، یہ صرف پڑھ لینے سے نہیں بلکہ ان پر غور کرنے اور ان پر عمل کرنے کے لحاظ سے ہے۔ فرمایا کہ اصر کے ایک معنی عہد اور معاہدہ کے بھی ہیں۔ اس لحاظ سے اس میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی گئی ہے کہ ہم نے جو تیرے سے عہد کئے ہیں انہیں ہم کبھی بھی توڑنے والے نہ بنیں جس طرح کہ پہلے لوگوں نے توڑے اور پھر انہیں تیری سزا کا سامنا کرنا پڑا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ دنیاوی امتحانوں کے ذریعہ بھی بندوں کو آزماتا ہے تو یہاں اس حوالے سے بھی یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی قسم کے دنیاوی امتحان اور ابتلاء سے ہمیں بچائے اور ایسا نہ ہو کہ کوئی بھی پیش آنے والا امتحان ہماری طاقت سے باہر ہو۔ فرمایا کہ غفر کے معنی ڈھانکنے، معاملے کو درست کرنے اور اصلاح کرنے اور مٹا دینے کے بھی ہیں۔ گویا یہ دعا ہے کہ اے اللہ ہمارے تمام ایسے کام جو تیرے نزدیک غلط ہیں ہماری خطا معاف کرتے ہوئے ان کے بداثرات کو مٹا دے اور آئندہ ہمیں اپنے معاملے درست رکھنے اور ہمیشہ اصلاح کی طرف مائل رہنے کی توفیق بھی عطا فرما۔ تو ہمارا آقا اور مولیٰ ہے اور تیرے علاوہ کوئی نہیں جو ہمارے سے رحم، مغفرت اور عفو کا سلوک کرے۔ فرمایا کہ یہ آیات اس لئے کافی ہیں کہ ایک مکمل جائزہ انسان کا اپنے سامنے آ جاتا ہے اور جب ایک مومن بندہ اپنا جائزہ اور محاسبہ کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر ایسے شخص کے لئے آنحضرتؐ نے ضمانت دی ہے کہ ان آیات کا نازل کرنے والا اس بندے کے لئے کافی ہو جاتا ہے، اس کو برائیوں سے بچاتا ہے، نیکیوں کی توفیق دیتا ہے، اس میں قناعت پیدا کرتا ہے، اس کے ہم و غم میں اسے تسلی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں ان آیات کو سمجھتے ہوئے اس کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فلسطینیوں پر اسرائیل کی طرف سے ہونے والے ظلم وستم اور بربریت اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورتحال اور حالات کا ذکر کر کے ان کے لئے دعا اور مالی امداد کی تحریک فرمائی۔

فروغ علم، ہماری قومی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ عید الفطر فرمودہ 13/ اکتوبر 2007ء میں فرمایا کہ:۔ اگر طلباء اور ان کے والدین بچوں کے امتحان میں پاس ہونے پر کچھ شکرانے کے طور پر اس مد (طلباء کی امداد) میں دیں تو کئی غریب ضرورت مندوں کا بھلا ہو سکتا ہے...... یہ احساس بچوں کے اندر پیدا کرنا چاہئے کہ غریبوں کی ضرورتیں پوری کریں۔

(خلفاء احمدیت کی تحریکات صفحہ 517)

احمدی طلباء کی امداد کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں شعبہ ''امداد طلبہ'' قائم ہے اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء کی ٹیوشن فیس' یونیفارم' درسی کتب' کاپیاں کمپیوٹر فیس اور مقابلہ جات کی اشاعت میں حسب گنجائش مالی معاونت کی جاتی ہے۔ پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات کی شرح اس طرح سے ہے۔

حکومتی ادارہ جات

پرائمری رسیکنڈری:۔ 15 صد تا 2 ہزار روپے

کالج لیول:۔ تین ہزار تا 7 ہزار روپے

ایم ایس سی و پیشہ ور ادارہ جات:۔

30 ہزار تا 50 ہزار روپے

پرائیویٹ ادارہ جات

پرائمری رسیکنڈری: 6 ہزار تا 8 ہزار روپے

کالج لیول: 12 ہزار تا 20 ہزار روپے

ایم ایس سی و پیشہ ور ادارہ جات:۔

1 لاکھ تا 3 لاکھ روپے

شعبہ امداد طلبہ کی مساعی

1۔ گزشتہ پانچ سالوں میں 3 ہزار 134 ذہین طلبہ کی تعلیمی ضروریات پوری کرنے کی توفیق ملی۔ 2۔ داخلہ جات کی تعداد جو یکمشت ادا کی جاتی رہی ہیں وہ 656 سالانہ ہے۔ 3۔ یونیفارم' کتب اور بیگ وغیرہ جو لے کر دیئے گئے ان کی تعداد 825 سالانہ ہے۔

آپ اس کار خیر میں حصہ لینے کیلئے اپنے عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوا سکتے ہیں۔

فون: 047-6212473

Cell:0332-7079462,0321-7707403

Email:ntaleem@gmail.com

(نظارت تعلیم)

مکرم ندیم خالد رانا صاحب نیشنل سیکرٹری خلافت جوبلی کمیٹی یوگنڈا

صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ یوگنڈا کے پروگرام

عشائیہ

مورخہ 11/اکتوبر 2008ء کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں Fairway Hotel کمپالا میں عشائیے کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب کی مہمان خصوصی Hon. RukiA Naka Dama وزیر مملکت برائے Gendre تھیں۔ ہوٹل کے مرکزی ہال میں نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے فوراً بعد سات بجے شام پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

محترم مولانا عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ یوگنڈا نے استقبالیہ پیش کرتے ہوئے صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کی اہمیت بیان کی۔

لوگنڈا ترجمہ کے تیسرے ایڈیشن کی تقریب رونمائی

آج کے دن کی اہم بات قرآن کریم کے لوگنڈا زبان میں نظر ثانی شدہ تیسرے ایڈیشن کی تقریب رونمائی ہے۔ محترم امیر صاحب نے سب اہل علم احباب سے اپیل کی کہ وہ تقویٰ سے قرآن کریم کا مطالعہ کریں۔ اس کے بعد مکرم و محترم امیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام برموقع 27 مئی 2008ء کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔

آخر میں مکرم و محترم امیر صاحب نے صدر مملکت اور حکومت وقت کا ملک میں مذہبی رواداری کو فروغ دینے پر شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد Hon. Sadiq Myinga صدارتی مشیر برائے R.D.Cs نے اپنے مختصر خطاب میں صد سالہ تقریبات کے انعقاد پر جماعت کو مبارکباد پیش کرنے کے علاوہ حکومت وقت کی طرف سے ہر نیک کام میں بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

بعدازاں H.E. Boney M. Katatumb آنریری قونصلیٹ آف حکومت پاکستان نے بھی صد سالہ خلافت جوبلی پر تمام احباب جماعت کو مبارکباد پیش کی۔

مکرم شیخ یوسف علی کائرے صاحب نے قرآن کریم کے لوگنڈا زبان میں ترجمہ کی مختصر تاریخ اور نظر ثانی شدہ تیسرے ایڈیشن کے محاسن بیان کئے آپ نے بتایا کہ Alh. Zakaria Kazito Bulwadda نے اپنی علمی کم مائیگی کے باوجود محترم مولانا عبدالکریم شرما صاحب کی تحریک قرآن کریم کے لوگنڈا زبان میں ترجمہ کا کام ساٹھ کی دہائی کے اوائل میں شروع کیا۔ 14 سال کے لمبے عرصہ پر محیط یہ کام 1974ء میں پہلی بار شائع ہوا۔ اس دوران انہیں Alh. Sulaiman Mawange صاحب اور کئی مربیان کی خصوصی معاونت حاصل رہی۔ ترجمہ کے پہلے ایڈیشن کی تدوین و ترویج میں مولانا جلال الدین صاحب قمر کو بھی نمایاں خدمات بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن 1984ء میں شائع ہوا اور 1997ء میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کے انقلاب آفرین عہد مبارک میں ترجمہ کی جامع نظر ثانی کا کام شروع ہوا۔ اس سلسلہ میں مکرم الحاجی محمد علی کائرے صاحب مکرم شیخ یوسف علی صاحب کائرے اور مکرم اسماعیل مالاگالا صاحب ربوہ بھی گئے اور بالآخر نظر ثانی شدہ ترجمہ 2008ء میں وکالت اشاعت لندن کے زیر اہتمام لندن سے شائع ہوا۔

موجودہ ایڈیشن میں بعض آیات کا سلیس اور عام فہم ترجمہ دیا گیا ہے۔ حاشیہ کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ نہایت جامع انڈیکس بھی ترتیب دیا گیا ہے۔

عربی متن بطرز یسرنا القرآن ہونے کے علاوہ اعلیٰ کوالٹی کا کاغذ اور انتہائی عمدہ جلد اس ایڈیشن کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کار خیر میں حصہ لینے والے سبھی احباب کو دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

Hon. Rukia Nakadama نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تاریخی موقع پر انہیں تمام بہن بھائیوں کے شرکت کا موقع ملنے پر انہیں انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

قوم کے اتحاد کے لئے ایک امام کا وجود ناگزیر ہے اور جماعت احمدیہ خوش قسمت ہے کہ اسے ایک عالمگیر امام کی راہنمائی حاصل ہے۔ ممبران کو اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے۔

جماعت احمدیہ ساری دنیا میں تعلیم صحت اور دوسرے سماجی شعبہ جات میں خدمات بجالا رہی ہے۔ قدرتی آفات کے مواقع پر بھی جماعت کو خاص خدمات کی توفیق ملتی رہی ہے اور یہ ساری برکات خلافت ہی کی وجہ سے ہیں اس موقع پر انہوں نے حضور انور اور تمام احباب کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔

قرآن کریم کے لوگنڈا زبان میں تیسرے ایڈیشن کی رونمائی کرتے ہوئے وزیر موصوفہ نے فرمایا کہ اگرچہ قرآن کریم کا نزول عربی زبان میں ہوا۔ مگر اس کا پیغام عالمی ہے اس لئے ہر مرد، عورت اور بچے کو عربی زبان سیکھنی چاہئے۔

قرآن کریم کی عام تفہیم کے لئے جماعت احمدیہ کو 1974ء لوگنڈا زبان میں پہلی مرتبہ ترجمہ شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ انہوں نے ہر طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے علم دوست احباب کو قرآن کریم کا مطالعہ کرنے کی تلقین فرمائی اور انہوں نے حضور انور اور مکرم و محترم امیر صاحب کی خدمت میں تیسرے ایڈیشن کی تقریب رونمائی پر مبارکباد پیش کی۔

اس بابرکت تقریب میں کے دیگر نمایاں شرکاء میں جماعت کے دیرینہ دوست Hon. Dr Kasirivi Atwooki وزیر مملکت برائے لینڈ Hon.Najjuma Faridah Kasasa,mp Hon Nalu Bega Mariam mp اور نمائندہ Church of Uganda تھے۔ انہوں نے کہا اب پیدا ہونے والے تعلق کو آئندہ روابط سے مزید مستحکم کریں گے۔ اس موقع پر ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں اب تک شائع ہونے والے مکمل تراجم قرآن کریم اور دستیاب منتخب آیات مختلف زبانوں میں رکھی گئی تھیں۔ اس نمائش کو مہمانان گرامی کے علاوہ ہوٹل کے بعض کارکنان نے بھی دلچسپی سے دیکھا۔ سب مہمانوں کی خدمت میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام برموقع 27 مئی 2008ء کی ایک ایک کاپی بھی پیش کی گئی۔ اس تقریب کے سٹیج سیکرٹری کے فرائض مخلص احمدی رکن پارلیمنٹ Hon Usman Kiyingi نے ادا کئے۔ ذرائع ابلاغ خصوصاً Uganda National BroadCasting Corporation کی آدھے گھنٹے کی کوریج سے ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچانے کا موقع ملا۔ کھانے کے بعد محترم امیر صاحب نے خصوصی مہمانوں کی خدمت میں تحائف (لٹریچر) پیش کرنے کے بعد اختتامی دعا کروائی۔

بوجھ ڈالے بغیر

سپین میں حکومتی پابندیوں، نامساعد حالات، مالی دشواریوں کے باوجود کرم الٰہی صاحب ظفر نے عطر بیچ کر دین کا جھنڈا سربلند کیا۔ یہی حال تمام مربیان کا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد نازک حالات میں فرانس اور کئی دوسرے مشنوں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا مگر مجاہدین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ مرکز پر بوجھ ڈالے بغیر دعوت الی اللہ کا کام جاری رکھیں گے۔

(تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ 22)

مکرم محمد جاوید صاحب مربی سلسلہ

زیمبیا میں خلافت احمدیہ جوبلی کے پروگرام

زیمبیا میں خلافت جوبلی کے سلسلہ میں ماہ اکتوبر 2008ء میں دو جلسوں کا انعقاد کیا گیا۔

کپیلی (Kapili)

مورخہ 15/اکتوبر 2008ء کو Kapili کے مقام پر جلسہ ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد حضرت مسیح موعود کی آمد کے موضوع پر لوکل زبان نیانجا میں اور برکات خلافت کے موضوع پر خاکسار نے انگلش زبان میں تقریر کی جس کا نیانجا میں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ ہوا۔ اس کے بعد سوال و جواب کی محفل ہوئی۔ کل 90/افراد نے شرکت کی جن میں سے 60/عیسائی تھے۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ظہرانہ دیا گیا۔

پٹوکے

مورخہ 18'19 اکتوبر 2008ء کو پٹوکے میں دو روزہ تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ چھ مختلف مقامات سے 108/مرد و زن نے شرکت کی۔

18/اکتوبر کو صبح نماز تہجد ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ پہلے اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام لوکل زبان میں پڑھ کر سنایا گیا۔ جس کے بعد مکرم محمد اسماعیل زونو صاحب نے حضرت مسیح موعود کی آمد کے موضوع پر لوکل زبان میں تقریر کی۔ دوسری تقریر خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اہمیت کے موضوع پر انگریزی میں کی جس کا لوکل زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ اس اجلاس میں دو ہیڈ مین اور وزیر تعلیم نے شرکت کی۔

دوسرا اجلاس اڑھائی بجے شروع ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد برکات خلافت کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ 45 منٹ کی مجلس سوال و جواب ہوئی۔ اور خدام و انصار میں الگ الگ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں پوزیشنز لینے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ رات کو حضور انور کے دورہ جات کی C.Ds دکھائی گئیں۔

جلسہ کے دوسرے دن بھی نماز تہجد ادا کی گئی۔ حضور انور کے دورہ کی سی ڈیز دکھائی گئیں اور اختتامی اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد خلافت اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر انگلش میں تقریر کی گئی اور ساتھ ساتھ لوکل زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ اس پروگرام کو شامل ہونے والوں نے سراہا۔ اس جلسہ میں کتب کی نمائش بھی لگائی گئی اور پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

خطبہ جمعہ

ممبئی (انڈیا) میں بعض ظالموں کی دہشت گردی کی واردات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے حالات اور مختلف مشوروں اور مختلف لوگوں کو دکھائی جانے والی فکرمندی کی رویا اور خوابوں کو سننے اور پڑھنے اور دعا کے بعد ہندوستان سے باہر کے احمدیوں کو اس سال قادیان کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے نہ آنے کی تاکیدی ہدایت

اے اللہ! تو مجھے سیدھے راستے پر چلا۔ میری دعا سن اور مجھے اپنی جناب سے جس طرح تو چاہتا ہے عطا کر

ہمارے سب کام جذباتیت سے بالا ہوکر ہونے چاہئیں۔ دنیا کی باتوں یا استہزاء کا خیال دل سے نکالتے ہوئے ہونے چاہئیں

ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے کے لئے قرآن مجید اور احادیث نبوی میں مذکور بعض دعاؤں کا خاص طور پر التزام کرنے کی تاکید

محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب درویش مرحوم (قادیان) کی نماز جنازہ غائب اور مرحومہ کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 ردسمبر 2008ء بمطابق 5 رفتح 1387 ہجری شمسی بمقام بیت الہادی۔ دہلی۔ انڈیا

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

ہر انسان کی اِس دنیا میں خواہشات ہوتی ہیں جو ہر ایک کی ذہنی اور جسمانی استعدادوں، علمی صلاحیتوں، مالی حالتوں، اپنے ماحول اور معاشرے کی حدود یا وسعت کے مطابق مختلف ہوتی ہیں۔ لیکن ایک مومن کو، ایک کامل ایمان والے کو، ایسے لوگوں کو جن کا کامل بھروسہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے ہر کام، ہر خواہش ہر مشکل اور ہر آسائش میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ تبھی ایک انسان مومن کہلا سکتا ہے۔ تبھی ایمان میں ترقی کرنے والا کہلا سکتا ہے۔ تبھی اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار کہلا سکتا ہے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی خواہش اور اس کو پورا کرنے کے لئے وہ اس فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے کہ اگر جوتی کا تسمہ بھی لینا ہے تو خدا سے مانگو۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ کی مرضی نہیں ہوگی تو جیب میں رقم ہونے کے باوجود، بازار تک پہنچنے کے باوجود، اُس دکان میں داخل ہونے کے باوجود جہاں سے تسمہ خریدنا ہے، ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ اس تسمے کا حصول ممکن نہ ہو۔ اور اگر یہ ممکن ہو بھی جائے تو اس کو استعمال کرنا نصیب نہ ہو۔

پس ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کے لئے، ہر چھوٹی سے چھوٹی خواہش کی تکمیل کے لئے، اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے اس چیز یا خواہش کے حصول اور تکمیل کی کوشش کرنی چاہئے۔

ہم احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اور مَیں اکثر اس حوالے سے بات کرتا ہوں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق یہ عرفان اپنی جماعت میں پیدا کرنے کی طرف بڑی شدت سے کوشش کی اور جماعت کو توجہ دلائی بلکہ پیدا فرمایا کہ خدا کو پہچانو اور کس طرح پہچانو۔

حضرت مسیح موعود ایک موقع پر فرماتے ہیں:

’’مَیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہی کو پیار کرتا ہے اور انہی کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو، وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ دنیا اُن لوگوں کی ہی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دنیا پر جھکتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اُس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا۔ کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آ سکتی۔ دولت ہو سکتی ہے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد یہ بیوی بچوں کے کام ضرور آئے گی‘‘۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے اور نہیں جانتا اب کیا کرنا چاہئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات دور ہوتے ہیں‘‘۔

پس یہ فہم حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت میں پیدا فرمایا کہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے وہی ہے جو تمام مشکلات کو دور کرنے والا ہے۔ وہی ہے جو اپنے بندوں کی صحیح راہنمائی کرنے والا ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اکثریت اس بات کا ادراک رکھتی ہے اور مشکلات میں اور ہر ضرورت میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتی ہے۔ ہر مومن کا کام اور اس کی پیدائش کا مقصد ہی خدا تعالیٰ کی عبادت ہے لیکن خاص حالات میں زیادہ توجہ پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل بھی خاص اس وجہ سے ہوتا ہے کہ عام حالات میں بھی مومن خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینے والا ہوتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا مومن کی بھی خواہشات ہوتی ہیں لیکن وہ ان کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے اور اس کو جھکنا چاہئے۔ کیونکہ اسے پتہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہی ہے جو میری خواہشات کو پورا کرنے والا ہے۔ ہر کام میں خدا تعالیٰ کی رضا میرا مقصود زندگی ہے۔ یہ ایک مومن کی سوچ ہوتی ہے۔ ایک مومن کو اس بات کا ادراک ہے کہ چاہے وہ ذاتی کام ہو جس کا تعلق روزمرہ کے معاملات سے ہے یا کاروباری معاملات سے ہے یا دینی اور جماعتی حالات ہیں ہر کام کرنے سے پہلے ایک مومن جسے خدا تعالیٰ پر کامل ایمان ہے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت ڈالے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔

بعض دفعہ ایک انسان ایک کام کو اچھا سمجھ رہا ہوتا ہے اور ہوتا بھی وہ نیک کام ہی ہے، سمجھتا ہے کہ اس کے اچھے نتائج نکلیں گے۔ کسی خواہش کی تکمیل کے لئے کوشش بھی کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر وہ بہتر نہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی بھلائی کی خاطر اس میں وقتی یا مستقل روک ڈال دیتا ہے۔ بعض اوقات ایک مومن کسی کام میں ہاتھ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو یا اس کے قریبیوں کو یا اگر جماعتی معاملہ ہے تو جماعت میں بہت سارے افراد کو اس کام کے اس خاص موقع پر نہ

ہونے یا بعض روکوں کے بارے میں پہلے سے اطلاع دے دیتا ہے۔لیکن انسان پھر بھی اپنے اجتہاد کی وجہ سے اس کو کرنے پر اصرار کرتا ہے اور نتیجۃً پھر وہ کام اس خواہش کے مطابق نہیں ہوتا جو مومن چاہ رہا ہوتا ہے اور کام بھی نیک ہوتا ہے۔اور پھر بعد کے حالات اس حقیقت کو کھول دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے اور اسی میں برکت ہے اور اللہ تعالیٰ فی الحال نہیں چاہتا کہ ایسے حالات پیدا ہوں جس میں یہ کام ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اس اصولی بات کی طرف کہ تم بعض کاموں کو اپنے لئے بہتر اور خیر کا باعث سمجھتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس میں تمہارے لئے خیر نہیں ہوتی یا اس میں ایک عارضی روک ہوتی ہے۔قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ (۔) کہ ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔(۔) اور ممکن ہے ایک چیز تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے شر انگیز ہو۔اور پھر فرمایا (۔) (البقرۃ:217) کہ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اب یہ اصولی بات ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا کہ انسان کا علم چونکہ محدود ہے۔بعض دفعہ وہ ایسی چیز کا مطالبہ کر رہا ہوتا ہے جو اسے اچھی بھی لگ رہی ہوتی ہے اور ہوتی بھی حقیقتاً اچھی ہے۔ اس میں اس کو اپنے لئے فائدے بھی نظر آ رہے ہوتے ہیں۔اس کے حصول کے لئے اس کے دل کی شدید خواہش ہوتی ہے جبکہ وہ یہ برداشت نہیں کرتا کہ کسی بھی طرح وہ اپنی خواہش کی تکمیل یا اس کام کے ہونے سے محروم رہ جائے۔لیکن نہیں جانتا کہ اس کام کے ہونے سے اس کو نقصان بھی ہو سکتا ہے یا اس وقت کے لئے اتنا فائدہ نہیں جتنا بعد میں ہو سکتا ہے۔جو جذبہ ایک انسان کا کسی کام کے ہونے کے پیچھے کارفرما ہوتا ہے وہ شدت پسندیدگی یا ناپسندیدگی ہے۔ وہ آگے سے آگے بڑھنے کی خواہش ہے۔وہ اچھے سے اچھا حاصل کرنے کی خواہش ہے۔اگر یہ عام حالات میں کسی مخالف کو نیچا دکھانے کے لئے ہے تو تب بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کام ہو جائے تا کہ میرا ہاتھ مخالف کے اوپر رہے۔اور کیونکہ انسان کا علم محدود ہوتا ہے اس لئے دونوں طرح کے جذبات یعنی خواہش کی تکمیل اور مخالف کو فوری طور پر ناکامی کا منہ دکھانے کے فائدے اور مضرات کو سمجھ نہیں سکتا اور جب انسان ضد کرتا ہے تو اس کوشش میں بجائے فائدے کے بعض اوقات اپنا نقصان کرا لیتا ہے۔اپنے تمام وسائل اور سوچیں بروئے کار لانے کے بعد پھر ناکامی ہوتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک مومن کا کام ہے کہ کسی خواہش کی تکمیل میں اپنی پسند کو دخل نہ دے۔ بلکہ خاص طور پر جو دینی معاملات ہیں ان کے لئے تو بہت اہم ہے اور عام معاملات میں بھی کہ جو عالم الغیب والشہادۃ خدا ہے جو سیدھے راستے پر چلانے والا خدا ہے، جس نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم (الفاتحہ: 6) کی دعا سکھائی ہے اس سے مدد مانگیں۔وہ خدا جو مجیب ہے، دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے، جو دعاؤں کو سنتا ہے اس کے آگے جھکے کہ اے اللہ! تُو ہی ہر ظاہری اور چھپے ہوئے کا کامل علم رکھنے والا ہے۔تُو مجھے سیدھے راستے پر چلا۔میری دعا سن اور مجھے اپنی جناب سے جو تیرے نزدیک بہترین ہے اور جس طرح تو چاہتا ہے اس طرح عطا کر۔تو جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا ہے کہ ایک مومن کو دُعا کے ذریعہ سے ہر کام میں خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے اور جب اس طرح مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ راستہ بھی دکھا دیتا ہے۔لیکن بعض دفعہ دُعا کرنے کے باوجود اور بعض اشاروں کے باوجود جیسا کہ مَیں نے کہا اجتہادی غلطی کر جاتا ہے اور بعض اور اشاروں پر محمول کرتے ہوئے کہ اس میں کامیابی ہے لیکن وہ اشارے کسی اور مقصد کے لئے ہوتے ہیں یا کسی اور وقت کے لئے ہوتے ہیں، اُن کو دیکھتے ہوئے کام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کو نقصان سے بچانا چاہتا ہے ان کی غلطیوں کے باوجود پھر ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے، بعض ایسے واقعات رونما ہو جاتے ہیں جو اس بات کی نشاندہی کر رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ نہیں ہے۔باوجود تمہاری شدید خواہش کے خدا تعالیٰ نے اس کام کی تکمیل یا اس کو کرنا کسی اور وقت کے لئے مقدر کر رکھا ہے۔بے شک یہ کام ہونا ہے، خاص طور پر جو جماعت کی ترقی کے کام ہیں، حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں یہ مقدر ہیں۔ بے شک انہوں نے ہونا ہے۔بے شک ہم نے اور جماعت نے من حیث القوم، من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو سمیٹنا ہے اور پھر ان فضلوں کا ایک نئی شان کے ساتھ دوبارہ انتشار بھی ہونا ہے جس نے پھر دنیا میں پھیلنا ہے اور پھر جماعتی ترقی کے اسباب نظر آنے ہیں۔لیکن اس کے وقت کا تعین خود خدا تعالیٰ نے فرمانا ہے۔ ہمارا کام اس کی رضا پر چلتے ہوئے اور دعائیں مانگتے ہوئے اپنے کام کئے چلے جانا ہے۔

اس سال خلافت جوبلی کے حوالے سے ہر احمدی میں نیا جذبہ ہے۔مختلف ملکوں کے جلسہ سالانہ ہو چکے ہیں اور ہو بھی رہے ہیں۔قادیان کا جلسہ سالانہ بھی دسمبر کے آخر میں مقرر کیا گیا ہے اور اس میں شمولیت کے لئے بڑے جذبے سے دنیا میں احمدیوں نے کوشش کی اور تیاریاں بھی کی ہیں۔لیکن گزشتہ دنوں ظالم لوگوں نے اس ملک میں، ممبئی میں جو دہشت گردی کی واردات کی ہے، اس نے پورے ملک میں ایک بے چینی پیدا کر دی ہے۔ یہاں کے اخباروں اور ٹیلیویژن چینلز نے جو شخص پکڑا گیا ہے اس کے حوالے سے انکشافات کئے ہیں۔ جو باتیں سامنے آ رہی ہیں اس سے لگتا ہے کہ یہ ظالم لوگ یا گروپ جو بھی ان میں ملوث ہیں اپنے ظلموں کو مزید پھیلانے کی کوشش کریں گے۔اس کی وجہ سے حکومت نے بڑے احتیاطی اقدامات بھی کئے ہیں۔تو بہرحال ان حالات کی وجہ سے جو یہاں آج کل ہیں مَیں نے باہر سے آنے والے احمدیوں کو روک دیا ہے اور بلا استثناء ہر ایک کو، مَیں پھر واضح کر دوں کہ باوجود اپنی بڑھی ہوئی خواہش کے باہر سے کسی نے اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے نہیں آنا۔اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے گا تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ موقع مل جائے گا۔ہمیں تعلیم بھی یہی دی گئی ہے اور دعا بھی یہی سکھائی گئی ہے کہ ہمیشہ ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے کے لئے دعا کرو اور ان جگہوں سے بھی بچو۔ جو یہاں کے شہری ہیں وہ تو بہرحال یہیں رہتے ہیں۔ غیر ملکی جو سفر میں ہوتے ہیں ان کے حالات کچھ اور ہو جاتے ہیں۔تو بہرحال ہمیں دعاؤں کی تلقین کی گئی ہے چاہے وہ قدرتی آفات ہیں یا ظالموں کے پیدا کردہ فسادات ہیں، ان سے بچنے کے لئے دعائیں ہیں۔

مختلف لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جو پہلے ہی بعض فکرمندی والی رؤیا دکھائی تھیں جو کچھ نے مجھے پہلے بھی لکھی تھیں اور اب زیادہ آ رہی ہیں اور یہ سب خوابیں جو دنیا میں ان لوگوں کو دکھائی گئیں جو مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں یہ سننے اور پڑھنے کے بعد اور اسی طرح دعا کے بعد اور مختلف مشوروں کے بعد مَیں نے باہر سے آنے والے لوگوں کو روکا ہے۔ یہی فیصلہ کیا ہے کہ نہ آئیں۔ ہمارے سب کام جذباتیت سے بالا ہو کر ہونے چاہئیں۔ دنیا کی باتوں یا استہزاء کا خیال دل سے نکالتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ ہر احمدی کی جان کی قیمت ہے، بلاوجہ اپنے آپ کو مشکل میں ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے پتہ ہے بہت سوں کو اس سے شدید جذباتی تکلیف پہنچے گی۔لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر فضل فرماتا ہے۔اگر ہم کسی غلط فیصلے کا اپنی بشری کمزوری کی وجہ سے سوچ بھی رہے ہوں تو حالات و واقعات کو اللہ تعالیٰ اس نہج پر لے آتا ہے جس سے ہمیں صحیح سوچوں اور صحیح فیصلوں کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔

مَیں نے ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے کے لئے دعا کا ذکر کیا تھا اس کے لئے بہت سی مسنون دعائیں بھی ہیں۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی دعائیں سکھائی ہیں۔حضرت مسیح موعود کی دعائیں بھی ہیں۔تو اس وقت مَیں آنحضرت ﷺ کی ایک دعا سامنے رکھتا ہوں جس کو مَیں پہلے بعض حوالوں سے بیان کر چکا ہوں اور وہ دعا یہ ہے (۔) (مؤطا امام مالک۔ باب ما یومر به من التعوذ) کہ مَیں اپنے عظیم شان والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس سے عظیم تر کوئی شئے نہیں اور کامل اور مکمل کلمات کی پناہ میں بھی کہ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا اور اللہ کی تمام صفات حسنہ جو مجھے معلوم ہیں یا نہیں معلوم ان سب کی پناہ طلب کرتا ہوں اس مخلوق کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا اور پھیلایا۔

اس میں تمام زمینی وآسمانی شرور سے بچنے اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی تو ہر دعا ہی بہت جامع ہے، اور برکتیں سمیٹنے والی ہے۔ لیکن جن چند مسنون دعاؤں کو روزانہ مَیں سامنے رکھتا ہوں ان میں سے ایک یہ بھی ہے، اس لئے ذہن میں آ گئی۔ تو اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرمائے اور ہر احمدی کو ہر شر سے بچائے۔

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مثلاً ایک دعا جو حضرت موسیٰؑ کی ہے (۔) (القصص:25) کہ اے میرے ربّ! مَیں تیری ہر چیز، ہر خیر جو تو مجھے دے مَیں اس کا محتاج ہوں۔ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ہمیں خیر ہی خیر ملتی رہے۔

پس یہ دعائیں ہیں جو ہر وقت انسان کو اپنے خدا سے مانگنی چاہئیں۔ ہمیشہ وہ اپنی خیر اور فضل سے ہمیں نوازتا رہے۔ ہر برائی اور شر سے ہمیں بچائے۔ ہماری خواہشات کو ہمیشہ صحیح سمتوں پر رکھے۔ اگر کبھی کسی غلط اجتہاد کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے پیغام کو نہ سمجھ سکیں تو اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے اس کے بداثرات سے ہمیں محفوظ رکھے۔ کبھی ہم ایسے نہ بنیں جو حکمت سے عاری ہوتے ہوئے اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور منشاء کے الٹ چلانے والے ہوں۔ حکمت سے کئے ہوئے فیصلے بھی اللہ تعالیٰ کی خیر میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہیں اور یہ بھی خیر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی دعا سکھائی ہے کہ (۔) (الشعراء: 84) کہ اے میرے ربّ مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔ حکمت کے بہت وسیع معنی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کوئی پیغام ملے تو اسے انسان سمجھنے کی کوشش کرے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی ذات کی ہمیں حقیقی پہچان کروائی ہے اور ہر کام کے لئے اس کے آگے جھکنے اور اس کے پیغام کو سمجھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس پر قائم رکھے۔ ہمارے سب فیصلے حکمت والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء کو سمجھنے والے ہوں اور یہی ایک حقیقی مومن کی نشانی ہے۔ مومن کی فراست ہی یہی ہے کہ ہر پہلو پر غور کرے۔ مومن کو خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ یقیناً مومن نڈر ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضرور غور کرنا چاہئے کہ کس بات میں فائدہ ہے یا زیادہ فائدہ ہے اور کس بات میں زیادہ نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کسی قربانی سے نہیں ڈرتے لیکن اگر کسی جگہ ایسے شر نظر آتے ہوں جن سے بچنا مومن کے اور جماعت کے مفاد میں ہو تو اس سے بچنا چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض خوابوں کے ذریعہ ایسے اشارے بھی ملے تھے یا کچھ اور اندازے تھے جس سے لگتا تھا کہ وسیع پیمانہ پر یہ جلسہ نہ ہو سکے گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمارے اس فیصلے کے بہتر نتائج نکالے اور بے انتہا برکت ڈالے اور ہمارا ہر کام جماعت کے مفاد میں ہو۔ افراد جماعت جو جلسہ پر آنا چاہتے تھے ان کو نہ آنے سے جو جذباتی تکلیف ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان کا ایسا مداوا کرے کہ ان کی توجہ مزید اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ ہر احمدی کو ایمان اور ایقان میں بڑھائے۔ ان کی توجہ دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر ہو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''یقیناً خدا رحیم، کریم اور حلیم ہے اور دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا''۔

پس ہمیشہ ہمیں ہر تکلیف کے بعد پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے جھکنے والا بننا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ بہتر حالات میں ہمیں جلسہ میں شمولیت کی توفیق دے گا۔ قادیان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں اور یہاں کے بسنے والے تمام احمدیوں کے لئے بھی۔ دنیا میں بسنے والے احمدی ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور یہاں اس ملک ہندوستان میں رہنے والے احمدی بھی اپنے لئے بھی دعائیں کریں اور یہاں کے بسنے والوں کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر ظلم سے محفوظ رکھے۔ دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانے۔ انسان، انسان کا حق ادا کرنے والا بنے۔ مذہب کے نام پر یا ذاتی مفادات کی خاطر جو ظلم ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو جو اس میں ملوث ہیں اپنی پکڑ میں لے اور ان کو عبرت کا نمونہ بنائے۔ پاکستان کے احمدی بھی بعض لحاظ سے محرومی کا شکار ہیں یا محرومی سے گزر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی محرومیاں بھی دور فرمائے۔ ہر ایک کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اللہ تعالیٰ دنیا میں ہر شخص کو اور اپنی ہر مخلوق کو جو انسانیت کے نام پر انسان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں حقیقی انسانیت پر قائم کر دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا:

ابھی نمازوں کے بعد مَیں ایک نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب درویش مرحوم کا ہے۔ 3 دسمبر 2008ء کو قادیان میں وفات پا گئی تھیں۔ (۔) مرحومہ موصیہ تھیں اور 91 سال کی عمر پائی اور درویشی کا زمانہ اپنے میاں کے ساتھ انتہائی صبر اور شکر کے ساتھ گزارا۔ بڑی نیک خاتون تھیں۔ کئی خوبیوں کی مالک تھیں۔ نمازوں کی پابندی، چندوں میں باقاعدگی، باوجود کم وسائل کے غریبوں کی مدد کرنے والی اور پھر جب حالات اچھے ہوئے تب بھی غریبوں کی مدد کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ ایک لمبے عرصے تک بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق بھی پائی۔ مرحومہ کے ایک بیٹے کینیڈا میں مکرم بشیر احمد صاحب ناصر فوٹوگرافر ہیں جو یہاں آئے ہوئے تھے۔ میرے ساتھ پھر رہے تھے ابھی۔ واپس چلے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بچے بھی ہیں، دو بیٹیاں اور ایک بیٹا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔

غزل

انساں نہیں رہتا ہے تو ہوتا نہیں غم بھی
سو جائیں گے اک روز زمیں اوڑھ کے ہم بھی

بے جا نہیں کہہ دوں جو اسے لطف و کرم بھی
قسمت میں مری اتنے کہاں تھے ترے غم بھی

جس لغزشِ آدم سے خلافت ہے مزین
اس جوشِ محبت کے خطاوار ہیں ہم بھی

اہلوں کے مقامات پہ نااہل ہیں فائز
گھٹتا ہے اب اس شہرِ تمدن میں تو دم بھی

آ جائے میسر جو کوئی ڈھب کا خریدار
ہم لوگ تو بک جاتے ہیں بے دام و درم بھی

یہ بات غلط شہر میں ''تم سے ہیں ہزاروں''
اے جانِ طرب آج تو نایاب ہیں ہم بھی

احسان دانش

ماخوذ

ذیابیطس کے نقصانات اور اس کا علاج

یہ مرض آنکھوں اور گردوں کو تباہ کر ڈالتا ہے

ذیابیطس اور گردے

ذیابیطس میں مبتلا افراد کے لئے افعال گردہ کی جانچ بہت ضروری ہے۔ گردے چھلنی کی طرح کام کرتے ہیں۔ خون جب گردوں میں پہنچتا ہے تو خون کی صفائی کے دوران فاسد مادے پیشاب کے ذریعے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ گردوں کا کام پانی کی مقدار اور مختلف نمکیات کو کنٹرول کرنا بھی ہے تا کہ بلڈ پریشر کنٹرول میں رہے۔ اس کے علاوہ گردوں سے چند ہارمونز (رطوبتوں) کا بھی اخراج ہوتا ہے۔ کبھی کبھی گردوں میں خرابی ہو سکتی ہے۔ اس خرابی کو ”نیفروپیتھی“ کہتے ہیں۔ یہ مرض کسی کو بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ذیابیطس میں مبتلا افراد زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ بالخصوص وہ جن کو گزشتہ 20 سال یا زائد عرصہ سے ذیابیطس ہو اور اگر بلند فشار خون بھی ہو تو خطرات میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے تاہم ان خطرات سے نمٹنے اور کمی کے لئے خون میں گلوکوز، کھانے سے پہلے 70 اور 100 ملی گرام کے درمیان اور کھانے کے دو گھنٹے بعد 100 اور 140 ملی گرام کے درمیان رکھنا ہوگی۔

نیفروپیتھی کا عمل آہستہ آہستہ اور طویل عرصہ کے بعد ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی بڑی وجہ گردوں کو سیراب کرنے والی خون کی نالیوں کا متاثر ہونا ہے جس سے گردوں کے افعال پر خراب اثر پڑتا ہے۔

اگر بروقت علاج نہ کیا جائے تو بھیانک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ لہذا ذیابیطس میں مبتلا ہر فرد کو تشخیص کے وقت اور ہر سال باقاعدگی سے گردوں کے افعال جانچنے کے لئے پیشاب اور خون کا معائنہ ضرور کروانا چاہئے۔ ایسے ہر چار افراد میں سے ایک نیفروپیتھی کا شکار ہو سکتا ہے۔ اگر دونوں امراض کا علاج بہتر طریقہ سے کیا جائے تو دونوں حالتیں بہتر ہو سکتی ہیں اور صرف چند افراد ہی اس کا شکار ہو سکتے ہیں۔ جیسے ہی نیفروپیتھی کا پتہ چلے دوا استعمال کرنے سے پہلے اپنے ذاتی معالج سے ضرور رجوع کریں۔

ذیابیطس اور البومن

البومن، لحمیات (پروٹین) کی ایک قسم ہے۔ اسے گردے کا فعل جانچنے کے لئے پیشاب میں دیکھا جاتا ہے۔ پیشاب میں البومن آنے کی کئی وجوہات ہیں جس میں ذیابیطس بھی شامل ہے۔

پیشاب میں لحمیات آنے کی اہم وجوہات میں گردوں اور مثانہ کا انفیکشن بھی ہیں۔ دوسری بیماریوں کی عدم موجودگی میں اگر پیشاب میں پروٹین آئے تو ذیابیطس اس کی وجہ ہو سکتی ہے۔ ذیابیطس اگر طویل عرصہ تک کنٹرول میں نہ آئے تو یہ گردوں کے افعال پر برا اثر ڈالتی ہے۔ جس میں سے پہلے پیشاب میں لحمیات آنی شروع ہو جاتی ہے۔ جب کافی مقدار میں پروٹین آ رہی ہو تو 24 گھنٹے کا پیشاب جمع کر کے اور دوسرے ٹیسٹ بھی کروائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پیشاب کا خصوصی ٹیسٹ برائے خوردبینی لحمیات (Microalbuminuria) بھی ہوتا ہے۔ یہ لحمیات عام پیشاب کے ٹیسٹ میں نہیں آتی اور اس کی نارمل مقدار 30 سے 300 ملی گرام کے درمیان ہوتی ہے۔

یہی وہ مرحلہ ہے جب پتہ چل جائے تو گردوں کو پیچیدگی سے بچایا جا سکتا ہے۔ یہ ٹیسٹ اس وقت مثبت کہلاتا ہے جب چھ ماہ کے عرصہ میں دو دفعہ سے زیادہ مقدار بڑھی ہوئی آئے اور دوسری بیماریاں بھی نہ ہوں۔ اس کے علاوہ اگر بلند فشار خون (ہائی بلڈ پریشر) ہو تو اسے بھی 24 گھنٹے نارمل رہنا چاہئے۔ کیونکہ اس کی موجودگی میں گردہ کے افعال اور تیزی سے متاثر ہوتے ہیں۔ خوردبینی لحمیات کی موجودگی میں اکثر اوقات ڈاکٹر ACE Inhibitors کی معمولی مقدار بھی تجویز کرتے ہیں تا کہ گردوں کا فعل نارمل ہو جائے۔

ذیابیطس اور پریشانیاں

گھریلو پریشانیاں ذہنی کرب میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ ذہنی اذیت کی وجہ سے خون میں گلوکوز کی مقدار بڑھ سکتی ہے۔ لیکن یہ اضافہ بہت زیادہ نہیں ہوتا۔ انسان جب پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے تو دباؤ والی کیفیت ہوتی ہے۔ اس سے جسم میں ایک رطوبت Stress Hormone کا اخراج ہوتا ہے۔ جو انسولین کے اثر میں مزاحم ہوتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں خون میں گلوکوز کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ جب لوگ ذہنی پریشانیوں کا شکار ہوں تو دوائیں اور غذائی پرہیز کاربند نہیں ہوتے۔ اس صورت میں گلوکوز کی مقدار کو بڑھنا ہے اور سارا الزام ذہنی پریشانی پر ڈال دیا جاتا ہے۔ لہذا آپ تفکرات و پریشانی کی وجہ معلوم کر کے اسے دور کریں۔ اس کے علاوہ اگر ماہر نفسیات سے رجوع کرنے کی ضرورت پڑے تو فوراً رابطہ کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ ذیابیطس کے علاج اور نگہداشت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں ورنہ گھریلو پریشانیوں کے ساتھ ساتھ بیماری کی شدت سے بھی مزید پریشانیوں کا شکار ہو جائیں گے۔

ذیابیطس سے نجات

تا حال ناکارہ لبلبہ کا علاج ماسوائے لبلبہ کی پیوندکاری کے کوئی اور نہیں۔ لبلبہ کی پیوندکاری اتنی آسان نہیں اور بہت مہنگی ہے جبکہ پیوندکاری کے بعد لوازمات اور بھی مشکل و مہنگے ہیں۔ آپ لبلبہ کے صحیح ہونے کی فکر نہ کریں بلکہ ایسا طریقہ علاج اپنائیں جس سے آپ کی شوگر کنٹرول رہے۔ اس طریقہ علاج میں ورزش اور غذائی پرہیز تو مستقل ہی ہے۔ رہا ادویات جو بذریعہ دہن موجود ہیں اور اگر ان ادویات سے کنٹرول نہ ہو تو انسولین انجکشن دیا جاتا ہے۔

شوگر کنٹرول میں آنے کے بعد اگر ادویات غذائی پرہیز اور ورزش چھوڑ دیں گے تو خون میں گلوکوز کی مقدار بڑھتی رہے گی جو بالآخر مختلف پیچیدگیوں کی صورت میں ظہور پذیر ہو سکتی ہے۔ لہذا آپ اپنے ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل کرتے رہیں اور جس وقت طریقہ علاج میں تبدیلی کی ضرورت ہوگی وہ آپ کو آگاہ کرتا رہے گا۔

کریلے اور جامن

کریلے اور جامن سبزی اور پھل ہیں۔ لہذا انہیں پھل اور سبزی ہی کی طرح استعمال کریں۔ اگر آپ جامن بہت زیادہ کھائیں تو گلوکوز کا کنٹرول بگڑ جائے گا۔ ذیابیطس میں مبتلا افراد ایک دن میں پانچ سے چھ دانے جامن کھا سکتے ہیں۔ جیسا کہ جامن اور کریلے کے بارے میں مشہور ہے کہ کنٹرول ہو جاتی ہے، غلط ہے۔ تحقیق کے نتیجہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پانچ کلو کریلے سکھا کر اور پھر پیس کر جو سفوف تیار ہوتا ہے وہ ایک Glibenclamide گولی کے برابر ہوتا ہے۔ اسی طرح جامن کی گٹھلیاں جب پیسی جائیں تو ایک گولی بنتی ہے۔ لہذا اتنی بڑی مقدار میں یہ سفوف کھانا انتہائی مشکل اور تکلیف دہ عمل ہے۔ آپ دواؤں پر اکتفا اور ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل کریں۔

اکثر افراد میں ذیابیطس کے خراب کنٹرول کی وجہ سے آنکھ، دل، گردے اور اعصابی نظام میں پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو کہ عموماً شدید نوعیت کی ہوتی ہیں۔ یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ یہ امراض اگر بروقت تشخیص ہو جائیں اور فوری علاج شروع کر دیا جائے تو نصف سے زیادہ افراد کو ان تکالیف سے بچایا جا سکتا ہے۔

مثال کے طور پر ذیابیطس میں مبتلا افراد ساٹھ فیصد سے زائد افراد کی بینائی (ذیابیطس کو لیزر کے ذریعہ علاج سے بچایا جا سکتا ہے)۔

میکولا (Macula) کی سوجن کی وجہ سے بینائی اور پڑنے والے اثرات کو لیزر کے علاج سے پچاس فیصد تک بچایا جا سکتا ہے۔

وٹرس (Vitreous) میں موجودہ پانی کو ختم کر کے چند افراد کی کھوئی ہوئی بینائی کو بحال کیا جا سکتا ہے۔

لہذا ذیابیطس میں مبتلا ہر فرد کو باقاعدگی سے آنکھ کا معائنہ کروانا چاہئے اور علاج کے بعد بھی ڈاکٹر سے مسلسل رابطہ ضروری ہے۔ خون میں گلوکوز کا لیول نارمل رہنا بھی ضروری ہے۔ اب جبکہ باقاعدہ علاج موجود ہے۔ یہ بڑا المیہ ہے کہ اب بھی بینائی کو ہم محفوظ نہیں کر پا رہے۔ لہذا ذیابیطس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ آگہی و بیداری پیدا کریں۔

ذیابیطس اور گلوکوز کی کمی

کسی بھی عام فرد کی طرح آپ کے جسم میں گلوکوز (غذا میں شامل) اور انسولین موجود ہوتی ہے۔ گلوکوز اور انسولین کا توازن آپ کے گلوکوز کی مقدار کا تعین کرتا ہے۔ اگر یہ توازن بگڑ جائے تو آپ کی گلوکوز خون میں زیادہ، کم ہو سکتی ہے۔ اگر انسولین کم اور گلوکوز زیادہ ہے تو خون میں گلوکوز کی زیادتی (Hypeerglycemla) کہلاتی ہے۔ اگر انسولین زیادہ ہے لیکن گلوکوز کم ہو تو خون میں گلوکوز لیول کم (Hypoglycimla) کہلاتا ہے۔

داگر آپ کو رات کے آخری حصہ میں خون میں گلوکوز کی مقدار کم ہونے کی وجہ سے ہائپو ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسولین NPH (ودھیا) کی مقدار آپ کے کھانے کی مقدار سے زائد ہے لہذا اس سے چھٹکارا پانے کے لئے آپ کو انسولین NPH کی مقدار کو کم رکھنا ہے یا رات کو سوتے وقت غذا کی کچھ مقدار لینا ہے۔ آپ اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کر لیں کہ انسولین کی مقدار کم کروں یا سوتے وقت کچھ کھا لیا کروں۔

یاد رہے کہ انسولین اپنا کام ساری رات کرتی رہتی ہے۔ خواہ سو رہے ہوں۔ لہذا سوتے وقت ایسی غذائیں لینی چاہئیں جس کا اثر طویل عرصہ تک رہے مثلاً مارجرین لگا سینڈوچ یا کم چکنائی والا پنیر لگا بسکٹ اور دودھ وغیرہ۔

اس طرح انسولین اور خوراک کا توازن صحیح رہے گا اور آپ سوتے ہوئے ہائپو سے محفوظ رہیں گے۔

ذیابیطس اور چاول

ذیابیطس میں مبتلا افراد سادہ چاول کھا سکتے ہیں۔ چاول کو ابال کر اس کا پانی پھینکنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس سے اس کے وٹامنز ضائع ہو جاتے ہیں۔ البتہ پلاؤ بریانی کی صورت میں چاول نہیں لینا چاہئے۔ اگر آپ چاول اور روٹی ایک ساتھ لے رہے ہیں تو روٹی کی مقدار کم کر کے اس کی جگہ چاول لے سکتے ہیں۔ آدھی پلیٹ ابلے ہوئے چاول ایک عدد روٹی کا نعم البدل ہے۔

ذیابیطس اور کافی

ذیابیطس میں مبتلا افراد چائے اور کافی لے سکتے ہیں لیکن کوشش یہی ہونی چاہئے کہ زیادہ کافی یا چائے نہ پئیں۔ کافی یا چائے کو میٹھا کرنے کے لئے مصنوعی مٹھاس والی گولیاں استعمال کر سکتے ہیں۔ ہائی بلڈ پریشر والے افراد کو چائے یا کافی سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ اس سے بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے۔

(ماہنامہ معیار لاہور جولائی 2007ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 95280 میں انس احمد گورایا

ولد محبوب احمد گورایا قوم گورایا پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 5-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔انس احمد گورایا۔گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95281 میں ہما محبوب

بنت محبوب احمد گورایا قوم گورایا پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 5-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ہما محبوب۔گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95282 میں وحیدہ جاوید

زوجہ جاوید احمد گورایا قوم روملہ پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور اڑھائی تولے مالیتی -/55000 روپے(2) حق مہر -/10000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔وحیدہ جاوید۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔گواہ شد نمبر 2 قریشی محمد انور

مسل نمبر 95283 میں ریحانہ پروین

زوجہ حاجی محمد سلیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شمع پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 2 تولے مالیتی اندازاً -/40000 روپے(2) حق مہر -/20000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ریحانہ پروین۔گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95284 میں ماریہ سلیم

بنت حاجی محمد سلیم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شمع پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 13-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور اڑھائی تولے اندازاً مالیتی -/50000 روپے(2) نقد رقم -/20000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ماریہ سلیم۔گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95285 میں نوشین صباء

بنت سعید احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نوشین ضیاء۔گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95286 میں ساجدہ مبارک

زوجہ مبارک احمد قوم جٹ سندھو پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر -/40000 روپے(2) طلائی زیور 2 تولے اندازاً مالیتی -/40000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ساجدہ مبارک۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95287 میں سفیر الرحمٰن

ولد محمد نعیم قوم راجپوت بھٹی پیشہ راجپوت بھٹی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی ویو گارڈن لاہور کینٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سفیر الرحمٰن۔گواہ شد نمبر 1 محمد نعیم والد موصی۔گواہ شد نمبر 2 چوہدری حبیب اللہ مظہر

مسل نمبر 95288 میں عافیہ نور

بنت نور الٰہی بشیر قوم چیمہ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حبیب پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور 1/2 تولہ مالیتی -/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔عافیہ نور۔گواہ شد نمبر 1 عبدالمومن۔گواہ شد نمبر 2 نور الٰہی بشیر والد موصیہ

مسل نمبر 95289 میں محمد انوار الحق

ولد محمد عبدالحق مجاہد امرتسری (مرحوم) قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) 5 مرلہ رہائشی مکان مالیتی -/800000 روپے(2) موٹر سائیکل مالیتی -/80000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت پنشن + ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد انوار الحق۔گواہ شد نمبر 1 نور الحق مظہر وصیت نمبر 17328 گواہ شد نمبر 2 مظفر الحق وصیت نمبر 75792

مسل نمبر 95290 میں فراز احمد

ولد مقصود احمد قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمر کالونی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔فراز احمد۔گواہ شد نمبر 1 عامر احمد۔گواہ شد نمبر 2 ارسلان مہدی ورک

مسل نمبر 95291 میں سلیمان احمد

ولد مقصود احمد قوم راجپوت پیشہ مقصود احمد عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حبیب پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سلیمان احمد۔گواہ شد نمبر 1 عمر وقاص۔ گواہ شد نمبر 2 ارسلان مہدی ورک

مسل نمبر 95292 میں آمنہ منشاء

بنت محمد منشاء قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موہرہ شریف بکر منڈی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔آمنہ منشاء۔گواہ شد نمبر 1 ادریس احمد قمر۔گواہ شد نمبر 2 صالح احمد ظفر

مسل نمبر 95293 میں ملیحہ صدف

بنت محمد ادریس قمر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عقب شیزان فیکٹری لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ملیحہ صدف۔گواہ شد نمبر 1 صالح احمد ظفر گواہ شد نمبر 2 ادریس احمد قمر والد موصیہ

مسل نمبر 95294 میں حماد وسیم جنجوعہ

ولد وسیم خالد جنجوعہ قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔حماد وسیم جنجوعہ۔گواہ شد نمبر 1 محمد یونس خالد۔گواہ شد نمبر 2 نعمان احمد ورک

مسل نمبر 95295 میں رافع احمد اعوان

ولد ناصر احمد اعوان قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رافع احمد اعوان۔ گواہ شد نمبر 1 نصیر الدین گواہ شد نمبر 2 ارسلان مہدی ورک

مسل نمبر 95296 میں احمد محمود

ولد حامد محمود قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ندیم پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ احمد محمود۔ گواہ شد نمبر 1 محمد یونس خالد۔ گواہ شد نمبر 2 حامد محمود والد موصی

مسل نمبر 95297 میں آصفہ حفیظ

بنت عبد الحفیظ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 3 تولے 2 ماشے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ آصفہ حفیظ۔ گواہ شد نمبر 1 ارسلان مہدی ورک۔ گواہ شد نمبر 2 محمد یونس خالد

مسل نمبر 95298 میں عبد الحلیم خان

ولد عبد اللطیف خان (مرحوم) قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) $3\frac{1}{4}$ مرلہ رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/2000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/21788 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبد الحلیم خان۔ گواہ شد نمبر 1 محمد یونس خالد گواہ شد نمبر 2 ارسلان مہدی ورک

مسل نمبر 95299 میں چوہدری محمد سعید احمد سندھو

ولد چوہدری غلام حیدر قوم سندھو پیشہ تجارت عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی 18 کنال 3 مرلے واقع ضلع نارووال (2) رقم پنشن Commuet (1998ء) میں -/400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/63600 روپے سالانہ پنشن + -/1500 بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ اور بطور ٹھیکہ مبلغ -/50000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ چوہدری محمد سعید احمد سندھو۔ گواہ شد نمبر 1 محمد یونس خالد ضیاء۔ گواہ شد نمبر 2 ملک منور احمد

مسل نمبر 95300 میں فائزہ شافی

بنت ملک وحید احمد (مرحوم) قوم ملک ککے زئی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیپٹل پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فائزہ شافی۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد مبشر۔ گواہ شد نمبر 2 یاسر ایاز

مسل نمبر 95301 میں طلحہ مقصود

ولد مقصود خان قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصری شاہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طلحہ مقصود۔ گواہ شد نمبر 1 رحمٰن یعقوب عرفانی۔ گواہ شد نمبر 2 فضل محمود

مسل نمبر 95302 میں نعمان احمد ریحان

ولد بشارت احمد ریحان قوم ریحان پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مال روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعمان احمد ریحان۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد ریحان۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد ریحان

مسل نمبر 95303 میں لقمان احمد ریحان

ولد بشارت احمد ریحان قوم ریحان پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مال روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ لقمان احمد ریحان۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد ریحان۔ گواہ شد نمبر 2 نعمان احمد ریحان

مسل نمبر 95304 میں سحر منصور

ولد میاں امجد منصور قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دہلی گیٹ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سحر منصور۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد مبشر۔ گواہ شد نمبر 2 یاسر ایاز

مسل نمبر 95305 میں میاں فہد منصور

ولد میاں امجد منصور قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دہلی گیٹ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ میاں فہد منصور۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد مبشر گواہ شد نمبر 2 یاسر ایاز

مسل نمبر 95306 میں عصماء کریم

زوجہ سید عبد الکریم شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دہلی گیٹ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے (2) طلائی زیور بوزن ڈیڑھ تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عصماء کریم۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد مبشر وصیت نمبر 27303۔ گواہ شد نمبر 2 یاسر ایاز

مسل نمبر 95307 میں عامر نعیم

ولد مرزا نعیم الدین قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلدشت ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عامر نعیم۔ گواہ شد نمبر 1 مرزا نعیم الدین۔ گواہ شد نمبر 2 بلال احمد طاہر وصیت نمبر 75971

مسل نمبر 95308 میں احمد علی سرمد

ولد راؤ حامد احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلدشت ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) نقد رقم -/2000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ احمد علی سرمد۔ گواہ شد نمبر 1 حامد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ذیشان بشیر وصیت نمبر 65459

مسل نمبر 95309 میں درِّ مکنون

بنت زاہد محمود قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھنگالی ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ درِّ مکنون۔ گواہ شد نمبر 1 عرفان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 احسان احمد

مسل نمبر 95310 میں ملک عامر غفار

ولد عبد الغفار قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہڈیارہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عامر غفار ملک۔ گواہ شد نمبر 1 محمد احسن ثمر گواہ شد نمبر 2 عرفان احمد

مسل نمبر 95311 میں فصیحہ محمود

بنت محمود احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہڈیارہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔فصیحہ محمود۔ گواہ شد نمبر 1 رضوان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد

مسل نمبر 95312 میں اسد محمود

ولد محمود احمد قوم مغل پیشہ مزدوری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہڈیارہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔اسد محمود۔ گواہ شد نمبر 1 رضوان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد احسن ثمر

مسل نمبر 95313 میں بشارت محمود

ولد محمود احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہڈیارہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔بشارت محمود۔ گواہ شد نمبر 1 اسد محمود۔ گواہ شد نمبر 2 عرفان احمد

مسل نمبر 95314 میں عمران احمد

ولد منظور احمد قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہڈیارہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عمران احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عرفان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 احسان احمد

مسل نمبر 95315 میں ناصرہ عمران

زوجہ عمران احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہڈیارہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ناصرہ عمران۔ گواہ شد نمبر 1 رضوان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 احسان احمد

مسل نمبر 95316 میں رضیہ بیگم

زوجہ صدیق احمد عتیق قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہڈیارہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 3 تولہ (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔رضیہ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 عرفان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد احسن ثمر

مسل نمبر 95317 میں تفصیلہ رفیق

بنت محمد رفیق قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت 1995ء ساکن ہڈیارہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-08-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ تفصیلہ رفیق۔ گواہ شد نمبر 1 محمد رفیق۔ گواہ شد نمبر 2 عرفان احمد

مسل نمبر 95318 میں رشیدہ وحید

زوجہ وحید احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہڈیارہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔رشیدہ وحید گواہ شد نمبر 1 رضوان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 احسان احمد

مسل نمبر 95319 میں عنبر بشیر

بنت بشیر احمد خان قوم بلوچ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G-9/3 اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔عنبر بشیر۔ گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد خان گواہ شد نمبر 2 ہمایوں بشیر خان

مسل نمبر 95320 میں عظمت عالیہ

زوجہ طاہر یعقوب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G-10/4 اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-12-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 10 تولے (2) حق مہر وصول شدہ و خرچ شدہ -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔عظمت عالیہ گواہ شد نمبر 1 طاہر یعقوب۔ گواہ شد نمبر 2 رانا ظفر احمد

مسل نمبر 95321 میں سعد احمد صدیقی

ولد مسعود احمد صدیقی قوم صدیقی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مارگلہ ٹاؤن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔سعد احمد صدیقی۔ گواہ شد نمبر 1 ظفر محمود احمد گواہ شد نمبر 2 چوہدری مناظر احمد

مسل نمبر 95322 میں ظہور احمد صدیقی

ولد غلام محی الدین صدیقی قوم صدیقی پیشہ پنشنر عمر 77 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مارگلہ ٹاؤن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان برقبہ 5 مرلہ واقع سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی مالیتی -/2500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6080 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ظہور احمد صدیقی۔ گواہ شد نمبر 1 ظفر محمود احمد۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری مناظر احمد

مسل نمبر 95323 میں درعدن

زوجہ یاور خلیل احمد قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 45 تولے مالیتی -/900000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔درعدن۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد۔ گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182

مسل نمبر 95324 میں نصیرہ خالق

زوجہ عبدالخالق قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر کی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان برقبہ 6 مرلہ واقع کھوکھر کی مالیتی -/1500000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ بصورت درج بالا مکان۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔نصیرہ خالق۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182۔ گواہ شد نمبر 2 منور احمد وصیت نمبر 34214

مسل نمبر 95325 میں بشارت احمد

ولد فضل احمد قوم ملہی پیشہ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پاپولر نرسری چکی والی گلی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔بشارت احمد۔ گواہ شد نمبر 1 منور احمد وصیت نمبر 34214۔ گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182

مسل نمبر 95326 میں وقاص احمد

ولد مشتاق احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پاپولر نرسری چکی والی گلی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔وقاص احمد۔ گواہ شد نمبر 1

منور احمد۔ گواہ شد نمبر 2 آصف احمد

مسل نمبر 95327 میں پروین مبشر

زوجہ مبشر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن آباد گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن ساڑھے آٹھ تولے مالیتی -/170000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ پروین مبشر۔ گواہ شد نمبر 1 ملک فرحان احمد وصیت نمبر 28921 گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182

مسل نمبر 95328 میں رافع قمر ورک

بنت مبشر احمد ورک قوم ورک پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فرید ٹاؤن گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رافع قمر ورک۔ گواہ شد نمبر 1 منور احمد وصیت نمبر 34214۔ گواہ شد نمبر 2 آصف احمد

مسل نمبر 95329 میں شائزہ ظفر

ولد ظفر پرویز قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ اسلام آباد گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 5 تولے مالیتی -/100000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شائزہ ظفر۔ گواہ شد نمبر 1 ملک فرحان احمد وصیت نمبر 28921۔ گواہ شد نمبر 2 ملک فرید احمد وصیت نمبر 32553

مسل نمبر 95330 میں قرۃ العین

زوجہ مبارک احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ اسلام آباد گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 7 تولہ مالیتی -/140000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ قرۃ العین۔ گواہ شد نمبر 1 ملک فرحان احمد وصیت نمبر 28921 گواہ شد نمبر 2 ملک فرید احمد وصیت نمبر 32553

مسل نمبر 95331 میں عبدالقادر خان کاشف

ولد عبدالواسع قوم ککے زئی پیشہ مارکیٹنگ عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قیوم کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت مارکیٹنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالقادر خان کاشف۔ گواہ شد نمبر 1 منور احمد ناصر۔ گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر انجم وصیت نمبر 43182

مسل نمبر 95332 میں امتہ الحفیظ

بنت لطیف احمد ورک قوم ورک پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2300 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الحفیظ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد انور گواہ شد نمبر 2 لطیف احمد ورک

مسل نمبر 95333 میں حافظہ سائجہ روبینہ

بنت محمد انور چیمہ قوم چیمہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 3/4 تولہ مالیتی -/16000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حافظہ سائجہ روبینہ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد انور چیمہ۔ گواہ شد نمبر 2 ساجد محمود بُٹر

مسل نمبر 95334 میں ہبۃ النور

بنت تنویر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/21000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ہبۃ النور۔ گواہ شد نمبر 1 جمشید اقبال۔ گواہ شد نمبر 2 رمیز احمد

مسل نمبر 95335 میں امتہ الرشید ارشد

زوجہ سید رشید احمد ارشد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 2 تولے مالیتی -/40000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/15000 روپے (3) ترکہ والد مکان برقبہ 2 کنال واقع دارالصدر غربی ربوہ کا شرعی حصہ (قابل تقسیم)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الرشید ارشد۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد گواہ شد نمبر 2 سید رشید احمد ارشد

مسل نمبر 95336 میں صائمہ کریم

بنت عبدالکریم قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد سلطان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3700 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صائمہ کریم۔ گواہ شد نمبر 1 عمران عدیل گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید

مسل نمبر 95337 میں مظفر احمد

ولد برکت علی قوم باجوہ پیشہ کاروبار عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ مکان برقبہ 12 مرلہ (حصہ داران 4 بھائی) (2) 1 عدد کار مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مظفر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عمران احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالوہاب

مسل نمبر 95338 میں ثوبیہ منور

بنت منور احمد قوم بھوپال پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی محمود ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثوبیہ منور۔ گواہ شد نمبر 1 جمیل احمد وصیت نمبر 33547۔ گواہ شد نمبر 2 اسامہ باسل

مسل نمبر 95339 میں نوید احمد

ولد منیر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نوید احمد۔ گواہ شد نمبر 1 غلام مصطفیٰ۔ گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد شاہد وصیت نمبر 39170

مسل نمبر 95340 میں فرقان احمد

ولد سیٹھ منور احمد قوم رحمانی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فرقان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد شہروز وصیت نمبر 47998۔ گواہ شد نمبر 2 غلام مصطفیٰ

مسل نمبر 95341 میں ہدایت اللہ ظفر

ولد محمد نصر اللہ قوم راجپوت بھٹی پیشہ سیلزمین، اخبار فروش عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت سیلزمین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ہدایت اللہ ظفر۔ گواہ شد نمبر 1 غلام مصطفیٰ۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد شہروز

مسل نمبر 95342 میں سجیلہ صدیق

بنت رانا محمد صدیق قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ

کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1 ماشہ مالیتی -/1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بجیلہ صدیق۔ گواہ شد نمبر 1 نداء الحق ندیم مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 رانا محمد صدیق

مسل نمبر 95343 میں مظفرہ ظہیر

زوجہ مرزا ظہیر احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ شفقت آباد منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 8 تولے مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مظفرہ ظہیر۔ گواہ شد نمبر 1 میاں شریف احمد وصیت نمبر 27321۔ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد وصیت نمبر 66567

مسل نمبر 95344 میں عابدہ منورہ

زوجہ نوراحمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ جلال شاہی منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 16 ماشے مالیتی -/300000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ بصورت درج بالا زیور مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عابدہ منورہ۔ گواہ شد نمبر 1 نوراحمد وصیت نمبر 34131۔ گواہ شد نمبر 2 ظہور احمد وصیت نمبر 38990

مسل نمبر 95345 میں طاہرہ بی بی

بنت مظفر احمد قوم تھہیم پیشہ خانہ داری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پکا مجوکہ ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1/2 تولہ مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 سجاد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ظفر احمد

مسل نمبر 95346 میں ثمینہ بی بی

بنت عبدالرشید قوم تھہیم پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پکا مجوکہ ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثمینہ بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 سجاد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ظفر احمد

مسل نمبر 95347 میں افتخار احمد

ولد احمد حیات قوم تھہیم پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پکا مجوکہ ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ افتخار احمد۔ گواہ شد نمبر 1 سجاد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ظفر احمد

مسل نمبر 95348 میں ناصر احمد

ولد اللہ یار قوم ڈھڈی پیشہ مزدوری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمرآباد مجوکہ ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ناصر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 رانا بشیر احمد وصیت نمبر 48332۔ گواہ شد نمبر 2 رفیع احمد مجوکہ

مسل نمبر 95349 میں محمد خان مجوکہ

ولد مراد صاحب قوم مجوکہ پیشہ زراعت عمر 81 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمرآباد مجوکہ ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی زمین برقبہ 55 کنال واقع کھائی خورد۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1436 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/33000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد خان مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 1 رانا بشیر احمد وصیت نمبر 48332 گواہ شد نمبر 2 محمد امیر

مسل نمبر 95350 میں طاہر احمد

ولد محمد لطیف قوم ورک پیشہ زمیندارہ عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ رستم خان ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی بارانی 10/ ایکڑ واقع ڈیرہ رستم خان مالیتی -/700000 روپے۔ اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/40000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نداء الحق مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد وجاہت معلم سلسلہ

مسل نمبر 95351 میں فلک شیر

ولد عالم شیر قوم ورک پیشہ زمیندارہ عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ رستم خان ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 7 بیگھے زرعی زمین بارانی بمقام روڑہ مالیتی -/350000 روپے (2) 5 بیگھے زرعی زمین بارانی بمقام رکھ روڑہ مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/24000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فلک شیر۔ گواہ شد نمبر 1 محمد لقمان مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 نداء الحق ندیم مربی سلسلہ

مسل نمبر 95352 میں محمد اقبال

ولد محمد کمیر قوم ورک پیشہ زمیندارہ عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ زاہد خلیل ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 38 بیگھے زرعی زمین بارانی واقع گروٹ مالیتی -/1500000 روپے (2) 15 بیگھے زرعی زمین واقع روڑہ مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/104000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد اقبال۔ گواہ شد نمبر 1 محمد لقمان مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 نداء الحق ندیم مربی سلسلہ

مسل نمبر 95353 میں سہیل احمد

ولد افتخار احمد قوم ورک پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ زاہد خیل ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سہیل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نداء الحق ندیم مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 محمد صادق

مسل نمبر 95354 میں داؤد احمد

ولد ظفر اقبال قوم کمہار پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد آباد جنوبی ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ داؤد احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ظفر اقبال۔ گواہ شد نمبر 2 سرفراز احمد باجوہ مربی سلسلہ

مسل نمبر 95355 میں نادیہ طاہر

بنت طاہر حامد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نادیہ طاہر۔ گواہ شد نمبر 1 مسعود انور گواہ شد نمبر 2 طارق وحید وصیت نمبر 43249

مسل نمبر 95356 میں طاہر احمد مجوکہ

ولد ملک وسیم احمد مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد آباد جنوبی ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر احمد مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 1 اللہ یار دیوانہ گواہ شد نمبر 2 سرفراز احمد باجوہ مربی سلسلہ

مسل نمبر 95357 میں داؤد احمد مجوکہ

ولد خورشید احمد مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد آباد جنوبی ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس

بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ داؤد احمد مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 1 خورشید احمد مجوکہ والد موصی۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد مجوکہ

مسل نمبر 95358 میں سمرینہ شاہین

بنت غلام ربانی قوم جوئیہ پیشہ......عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 26 ایم بی تلہڑ بالی ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سمرنیہ شاہین۔ گواہ شد نمبر 1 سمیع اللہ گواہ شد نمبر 2 غلام ربانی

مسل نمبر 95359 میں محمد سلیمان

ولد محمد خان قوم بوڑانہ ملک پیشہ پنشنر عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 39MB غریب کالونی ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-05-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی زمین بارانی برقبہ ڈیڑھ کنال واقع روڈہ مالیتی -/20000 روپے (2) رہائشی مکان واقع چک نمبر 39MB غریب کالونی مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد سلیمان۔ گواہ شد نمبر 1 محمد لقمان۔ گواہ شد نمبر 2 مسرور احمد انور

مسل نمبر 95360 میں پاکیزہ طاہر

زوجہ رانا طاہر محمود بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ چوڑی گراں شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-05-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 18 تولے مالیتی -/342000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ پاکیزہ طاہر۔ گواہ شد نمبر 1 رانا طاہر محمود بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 رانا محمد شہباز

مسل نمبر 95361 میں بشریٰ منصور

زوجہ شیخ منصور احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میکلوڈ روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 22 تولے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/60000 روپے (3) 1 عدد گاڑی پک اپ کا 1/2 حصہ مالیتی -/175000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت آمدنی بذریعہ پک اپ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ منصور گواہ شد نمبر 1 شیخ منصور احمد۔ گواہ شد نمبر 2 شیخ منیر احمد

مسل نمبر 95362 میں بشریٰ منیر

زوجہ شیخ منیر احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میکلوڈ روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 28 تولے (3) 1 عدد گاڑی پک اپ کا 1/2 حصہ مالیتی -/175000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت آمدنی بذریعہ پک اپ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ منیر۔ گواہ شد نمبر 1 شیخ منیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 شیخ انوار الحق

مسل نمبر 95363 میں رضیہ پروین

زوجہ شیخ انوار الحق قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میکلوڈ روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/1000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 10 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رضیہ پروین۔ گواہ شد نمبر 1 افتخار انوار۔ گواہ شد نمبر 2 شیخ انوار الحق

مسل نمبر 95364 میں شبانہ اعظم

زوجہ محمد اعظم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت 1999ء ساکن میکلوڈ روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 7 تولے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شبانہ اعظم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اعظم۔ گواہ شد نمبر 2 محمد قاسم

مسل نمبر 95365 میں صاحبزادہ منادی احمد

ولد صاحبزادہ فاروق احمد قوم صاحبزادہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ صاحبزادہ منادی احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نعمان احمد نصیر۔ گواہ شد نمبر 2 نصیب احمد

مسل نمبر 95401 میں طیبہ خادم

زوجہ خادم محمود قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ پارک اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن سوا دو تولے مالیتی -/50000 روپے (2) مشترکہ رہائشی مکان برقبہ ساڑھے پانچ مرلے واقع مصطفیٰ پارک اوکاڑہ کا 1/2 حصہ مالیتی -/550000 روپے (3) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/900 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طیبہ خادم۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد ظفر ولد غلام رسول۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد محمود ظفر ولد مبشر احمد ظفر

مسل نمبر 95402 میں زعیمہ مریم

بنت شیخ منیر احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ پارک اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زعیمہ مریم۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد ظفر ولد غلام رسول۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد محمود ظفر ولد مبشر احمد ظفر

مسل نمبر 95403 میں معظم منیر احمد

ولد شیخ منیر احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ پارک اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ معظم منیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 اطہر اقبال ولد محمد اقبال۔ گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد دانش وصیت نمبر 27531

مسل نمبر 95404 میں فرخندہ علی

بنت ھدایت علی شاہد قوم کمبوہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ پارک اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فرخندہ علی۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد ظفر ولد غلام رسول۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد محمود ظفر ولد مبشر احمد ظفر

مسل نمبر 95405 میں رفعت جہاں

بنت ہدایت علی شاہد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ پارک اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رفعت جہاں۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد ظفر ولد غلام رسول۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد محمود ظفر ولد مبشر احمد ظفر

مسل نمبر 95406 میں انعم انوار

بنت شیخ انوار احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ پارک اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ انعم انوار۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد ظفر ولد غلام رسول۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد محمود ظفر ولد مبشر احمد ظفر

مسل نمبر 95407 میں فریحہ قادر

بنت میاں غلام قادر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ پارک اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس

وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 9 گرام مالیتی -/18000 روپے (2) پازیب چاندی بوزن 3 تولہ مالیتی -/900 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فریحہ قادر۔ گواہ شد نمبر 1 میاں غلام احمد ولد میاں غلام مصطفیٰ۔ گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد دانش وصیت نمبر 27531

مسل نمبر 95408 میں دانیال احمد

ولد شیخ محمد یوسف قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈی بلاک اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ دانیال احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شیخ محمد یوسف ولد شیخ محمد اقبال۔ گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد دانش وصیت نمبر 27531

مسل نمبر 95409 میں وقاص احمد

ولد شیخ محمد صدیق قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باجوہ کالونی اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وقاص احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شیخ محمد صدیق ولد محمد شریف۔ گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد دانش وصیت نمبر 27531

مسل نمبر 95410 میں زین مسعود باجوہ

ولد نوید مسعود باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن F بلاک اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے العبد۔ زین مسعود باجوہ۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر مصطفیٰ ولد میاں غلام قادر۔ گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد دانش وصیت نمبر 27531

مسل نمبر 95411 میں خواجہ حفیظ احمد

ولد خواجہ عبدالرحمٰن قوم کشمیری پیشہ ریٹائرڈ عمر 82 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلبرگ II لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ رہائشی مکان واقع گلبرگ II لاہور کا 1/2 حصہ (2) پلاٹ برقبہ 1 کنال واقع اسلام آباد۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خواجہ حفیظ احمد۔ گواہ شد نمبر 1 میجر (ر) مبارک مجید باجوہ ولد چوہدری عبدالمجید باجوہ۔ گواہ شد نمبر 2 اختر علی ولد سعید الدین

مسل نمبر 95412 میں جمیلہ حفیظ

زوجہ خواجہ حفیظ احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلبرگ II لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ رہائشی مکان واقع گلبرگ II لاہور کا 1/2 حصہ (2) قومی بچت سرٹیفیکیٹ مالیتی -/700000 روپے (3) طلائی زیور بوزن 15 تولے (4) حق مہر بذمہ خاوند -/9000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ جمیلہ حفیظ۔ گواہ شد نمبر 1 میجر (ر) مبارک مجید باجوہ ولد چوہدری عبدالمجید باجوہ۔ گواہ شد نمبر 2 اختر علی ولد سعید الدین

مسل نمبر 95413 میں محمد شمیم

ولد محمد شفیع خان نجیب آبادی (مرحوم) قوم پٹھان پیشہ ریٹائرڈ پروفیسر عمر 73 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلبرگ III لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 1 عدد فلیٹ واقع U.K کا 1/2 حصہ مالیتی -/75000 پاؤنڈ (2) 1 عدد مکان واقع گوالہ کالونی لاہور مالیتی -/1200000 روپے (3) نقد رقم بصورت بچت سکیم کے بہبوا کاؤنٹ میں مالیتی -/2100000 روپے (4) نقد رقم Bardays Bank میں اکاؤنٹ مالیتی -/30000 پاؤنڈ (5) 1 عدد کار۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے ماہوار بصورت نفع بینک + کرایہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد شمیم۔ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد ہاشمی ولد سید محمد امیر علی شاہ۔ گواہ شد نمبر 2 خالد محمود ہاشمی ولد محمد شریف ہاشمی

مسل نمبر 95414 میں سعدیہ ہارون

زوجہ ہارون ضیاء سیال قوم جٹ پیشہ ٹیچر عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز پور روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-07-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 1 عدد پلاٹ واقع قصور مالیتی -/900000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 16 تولے (3) حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سعدیہ ہارون۔ گواہ شد نمبر 1 خالد صدیق ولد چوہدری محمد صدیق۔ گواہ شد نمبر 2 ھارون ضیاء سیال ولد ضیاء اللہ سیال

مسل نمبر 95415 میں عمر محمود

ولد طارق محمود قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس روڈ سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمر محمود۔ گواہ شد نمبر 1 انیس احمد ولد ادریس احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عمیر ستار ولد عبدالستار

مسل نمبر 95416 میں محمد یوسف

ولد محمد یاسین قوم راجپوت چوہان پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چاہ جٹاں سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد یوسف۔ گواہ شد نمبر 1 زاہد محمود ولد منظور احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مظہر احمد ولد مظفر احمد

مسل نمبر 95417 میں محمد یونس

ولد محمد یاسین قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چاہ جٹاں سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد یونس۔ گواہ شد نمبر 1 زاہد محمود ولد منظور احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مظہر احمد ولد مظفر احمد

مسل نمبر 95418 میں محسن رضاء

ولد مظفر احمد قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شجاع آباد سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ترکہ والد رہائشی مکان کا شرعی حصہ مالیتی -/1300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محسن رضا۔ گواہ شد نمبر 1 زاہد محمود ولد منظور احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مظہر احمد ولد مظفر احمد

مسل نمبر 95419 میں واصف رفیق قریشی

ولد محمد رفیق قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قریشی اینڈ سنز ٹرنک بازار سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ واصف رفیق قریشی۔ گواہ شد نمبر 1 عمیر ستار ولد عبدالستار۔ گواہ شد نمبر 2 شمیم احمد یحییٰ ولد کریم احمد

مسل نمبر 95420 میں رضوان احمد

ولد نصیر احمد قوم راجپوت پیشہ کاریگر عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹبہ جالیاں سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت بچت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رضوان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عمیر ستار ولد عبدالستار۔ گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد ولد نصیر احمد

مسل نمبر 95421 میں زین اصغر

ولد ملک اصغر بہزاد قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ زین اصغر۔ گواہ شد نمبر 1 عمیر ستار ولد عبدالستار۔ گواہ شد نمبر 2 شمیم احمد یحییٰ ولد کریم احمد

مسل نمبر 95422 میں ملک حشام شہزاد

ولد ملک اختر شہزاد قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلامیہ پارک ناصر روڈ سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی

جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ملک حشام شہزاد۔ گواہ شد نمبر 1 عمیر ستار ولد عبدالستار۔ گواہ شد نمبر 2 شمیم احمد یحیٰ ولد کریم احمد

مسل نمبر 95423 میں نعیم عامر

ولد ملک مبارک احمد قوم اعوان پیشہ کاروبار عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنجاب کالونی سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-12-01 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت منافع رکاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعیم عامر۔ گواہ شد نمبر 1 عمیر ستار ولد عبدالستار۔ گواہ شد نمبر 2 شمیم احمد یحیٰ ولد کریم احمد

مسل نمبر 95424 میں فقیر تنویر احمد خان

ولد نصیر احمد خان قوم پٹھان پیشہ کاروبار عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موری گیٹ سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-12-01 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فقیر تنویر احمد خان۔ گواہ شد نمبر 1 عمیر ستار ولد عبدالستار۔ گواہ شد نمبر 2 شمیم احمد ولد کریم احمد

مسل نمبر 95425 میں وردہ فضل

بنت فضل الرحمٰن قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ اسلام آباد سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ وردہ فضل۔ گواہ شد نمبر 1 فضل الرحمٰن بٹ ولد عبدالرحمٰن بٹ۔ گواہ شد نمبر 2 عمیر ستار ولد عبدالستار

مسل نمبر 95426 میں ذیشان احمد

ولد فضل الرحمٰن قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ اسلام آباد سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ذیشان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 فضل الرحمٰن بٹ ولد عبدالرحمٰن بٹ۔ گواہ شد نمبر 2 عمیر ستار ولد عبدالستار

مسل نمبر 95427 میں اسدالرحمٰن بابر

ولد فضل الرحمٰن بابر قوم سیال پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حاجی پورہ سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-10-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اسدالرحمٰن بابر۔ گواہ شد نمبر 1 محمد آصف گھمن ولد محمد صادق گھمن (مرحوم)۔ گواہ شد نمبر 2 طارق محمود ولد محمود احمد (مرحوم)

مسل نمبر 95428 میں ممتاز احمد

ولد نور احمد قوم سیال پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حاجی پورہ سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-05-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ممتاز احمد۔ گواہ شد نمبر 1 فضل الرحمٰن بابر ولد محمود احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد آصف گھمن ولد محمد صادق

مسل نمبر 95429 میں محمد اطہر

ولد محمد اکبر قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ واٹرورکس سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد اطہر۔ گواہ شد نمبر 1 عمیر ستار ولد عبدالستار۔ گواہ شد نمبر 2 احمد شفقت ولد شفقت محمود طاہر

مسل نمبر 95430 میں حمامہ عنبر

بنت کوثر فاروق قوم گوندل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-12-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حمامہ عنبر۔ گواہ شد نمبر 1 فرید احمد بھٹی مربی سلسلہ ولد نذیر احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد گوندل ولد چوہدری فتح محمد (مرحوم)

مسل نمبر 95431 میں روبینہ طارق

زوجہ طارق محمود قوم ججے پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-12-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/15000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 6 تولے مالیتی -/120000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ روبینہ طارق گواہ شد نمبر 1 فرید احمد بھٹی مربی سلسلہ ولد نذیر احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد ولد چوہدری فتح محمد

مسل نمبر 95432 میں ارشاد اختر

زوجہ رشید احمد قوم گورائیہ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ بصورت 6 تولے طلائی زیور مالیتی -/120000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 4 تولے مالیتی -/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ارشاد اختر۔ گواہ شد نمبر 1 فرید احمد بھٹی مربی سلسلہ ولد نذیر احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد ولد چوہدری فتح محمد

مسل نمبر 95433 میں رشدہ بشارت

بنت بشارت احمد قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 1 عدد طلائی لاکٹ مالیتی -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رُشدہ بشارت۔ گواہ شد نمبر 1 فرید احمد بھٹی مربی سلسلہ ولد نذیر احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد گوندل ولد چوہدری فتح محمد

مسل نمبر 95434 میں اسماء

بنت اسداللہ خان قوم گوندل پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-12-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ اسماء۔ گواہ شد نمبر 1 فرید احمد بھٹی مربی سلسلہ ولد نذیر احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد گوندل ولد چوہدری فتح محمد

مسل نمبر 95435 میں زنیرہ اشرف

بنت محمد اشرف قوم گوندل پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-12-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زنیرہ اشرف۔ گواہ شد نمبر 1 فرید احمد بھٹی مربی سلسلہ ولد نذیر احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد گوندل ولد چوہدری فتح محمد (مرحوم)

مسل نمبر 95436 میں عزیز فاطمہ

زوجہ نصراللہ خان قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-12-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/3000 روپے (2) طلائی زیور مالیتی -/25000 روپے (3) زمین برقبہ 10 مرلہ واقع بھڈال مالیتی -/300000 روپے (4) نقد رقم -/55000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عزیز فاطمہ۔ گواہ شد نمبر 1 فرید احمد بھٹی ولد نذیر احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد گوندل ولد چوہدری فتح محمد (مرحوم)

مسل نمبر 95437 میں بشریٰ مدثر

زوجہ مدثر احمد گوندل قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-12-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے (2) طلائی زیور بوزن ساڑھے دس تولے مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ مدثر۔ گواہ شد نمبر 1 فرید احمد بھٹی مربی سلسلہ ولد نذیر احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد گوندل ولد چوہدری فتح محمد

☆......☆......☆......☆......☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم راجہ برہان احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ وردہ برہان واقفہ نو نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کر لیا ہے۔ تقریب آمین مورخہ 11 جنوری 2009ء کو منعقد ہوئی۔ محترم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ نے عزیزہ سے قرآن کریم سنا بعدازاں محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کریم کی محبت میں بڑھاتا چلا جائے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم عبدالباری طارق صاحب واقف زندگی انچارج کمپیوٹر سیکشن دفتر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم عثمان طاہر صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ بھٹائی نگر حیدر آباد کے نکاح کا اعلان میری بھتیجی مکرمہ نداء النصر ماہم صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب کا وان بھٹائی نگر حیدر آباد کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم سہیل شہزاد صاحب مربی سلسلہ نے بیت الظفر حیدر آباد میں کیا۔

اسی طرح میرے بھتیجے مکرم ذیشان محمود صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب کاوان بھٹائی نگر حیدر آباد کے نکاح کا اعلان میری بھتیجی مکرمہ رابعہ احمد صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ بھٹائی نگر حیدر آباد کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم سہیل شہزاد صاحب مربی سلسلہ نے بیت الظفر حیدر آباد میں کیا۔

چاروں بچے مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کاوان مرحوم نبی سر روڈ ضلع عمر کوٹ کے پوتے، پوتیاں اور محترم مولوی غلام قادر صاحب مرحوم گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کی نسل سے ہیں۔ مکرمہ نداء النصر صاحبہ مکرم عبدالحق بوبک صاحب واقف زندگی سابق کارکن وقف جدید کی نواسی ہیں۔ مکرمہ رابعہ احمد صاحبہ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب کاوان مرحوم آف نبی سر روڈ کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے ان رشتوں کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرمہ زاہدہ خانم صاحبہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے میری بیٹی مکرمہ امۃ القدوس فرزانہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالودود خانصاحب لندن کو مورخہ 14 ستمبر 2008ء کو دو واقفین نو بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے بچی کا نام اس کی والدہ کو پہلے ہی سے حمرہ خان دکھایا گیا تھا اسی بناء پر بچی کا نام حمرہ خان رکھا گیا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ولادت سے قبل اپنے دست مبارک سے شہد کو برکت عطا کی اور اس شہد سے بچی کو گھٹی دی گئی بچی مکرم رانا عبدالغفار خان صاحب دارالرحمت شرقی الف کی پوتی اور مکرم بشارت الرحمٰن صاحب مرحوم AVP نیشنل بینک آف پاکستان کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے صحت وسلامتی والی عمر دراز عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم منیر احمد شمس صاحب طاہر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم چوہدری ماسٹر رشید احمد قمر صاحب ولد مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب ننکانہ صاحب حال طاہر آباد شرقی ربوہ بقضائے الٰہی مورخہ 7 جنوری 2009ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں 70 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ مرحوم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مربی سپین کے بھتیجے تھے۔ نماز جنازہ مورخہ 8 جنوری کو بیت المہدی ربوہ میں ادا کی گئی۔ مرحوم نہایت مخلص اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور جماعتی تحریک پر لبیک کہتے رہے اور خلافت سے والہانہ عشق رکھتے تھے۔ نہایت خوش اخلاق اور ملنسار انسان تھے۔ 1986ء میں رمضان المبارک میں دو دفعہ 295-C کے تحت اسیر راہ مولیٰ کی سعادت پائی۔ 1989ء میں جماعت کے مخالفین نے جب احمدیوں کے گھروں اور بیت الذکر کو جلایا تو مرحوم کا گھر بھی ان میں شامل تھا۔ اس موقعہ پر بھی آپ نے نہایت صبر اور استقامت کا نمونہ دکھایا۔ مرحوم کے پسماندگان میں ہم 5 بھائی اور 3 بہنیں ہیں۔ جن میں سے دو بھائیوں اور دو بہنوں کی شادی ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شفیق احمد لطیف صاحب کارکن شعبہ کمپیوٹر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے تایا جان مکرم چوہدری غلام محمد صاحب ابن مکرم حسین بخش صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ مورخہ 10 جنوری 2009ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مورخہ 11 جنوری کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے والدین اور بھائیوں کے ہمراہ 1944ء کے قریب 654/5 گ۔ ب ضلع فیصل آباد میں بیعت کی تھی۔ 1960ء میں ربوہ رہائش اختیار کی۔ آپ نے جامعہ نصرت کالج برائے خواتین سے ریٹائرمنٹ کے بعد مدرسۃ الحفظ میں بطور کارکن خدمات سرانجام دیں۔ آپ پابند صوم وصلوٰۃ شریف النفس، مہمان نواز، کم گو، دعوت الی اللہ کا شوق رکھنے والے اور خلافت کے فدائی تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ حنیفاں بی بی صاحبہ بنت حضرت میاں رنگ علی شاہ صاحب آف کریام رفیق حضرت مسیح موعود کے علاوہ پانچ بھائی مکرم محمد شریف صاحب سابق کارکن نظارت امور عامہ مقیم جرمنی، مکرم عبداللطیف صاحب سابق کارکن نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ، مکرم محمد صدیق صاحب سابق کارکن وقف جدید، مکرم محمد حنیف طاہر صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ مقیم جرمنی، مکرم اکرم عزیز صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ، ایک بہن مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ عبدالرزاق صاحب، پانچ بیٹے مکرم نور محمد شرف صاحب ربوہ، مکرم شبیر احمد صاحب ربوہ، مکرم سلطان احمد محمود صاحب ربوہ، مکرم لطیف احمد صاحب ربوہ، مکرم فضل احمد شاہد صاحب کارکن روزنامہ الفضل اور ایک بیٹی مکرمہ بشریٰ عزیز صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب کے علاوہ متعدد پوتے پوتیاں اور نواسی چھوڑی ہیں۔ مرحوم کو اپنی تیسری نسل دیکھنے کی بھی توفیق ملی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ مرحوم کی بیوہ 1996ء سے بوجہ فالج بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے بھی احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ آمین

☆......☆......☆

ماہر تعلیم۔ سر تیج بہادر سپرو

برصغیر کے نامور ماہر تعلیم اور سیاستدان سر تیج بہادر سپرو کا تعلق کشمیری برہموں کے ایک خاندان سے تھا۔ وہ 1875ء میں علی گڑھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم متھرا میں حاصل کی۔ پھر آگرہ سے بی اے اور ایم اے کیا اور اس میں پہلی پوزیشنیں حاصل کیں، پھر الہ آباد سے ایل ایل ایم اور ایل ایل ڈی کے امتحانات پاس کئے اور وہیں پریکٹس کرنے لگے۔

جلد ہی وہ عملی سیاست سے وابستہ ہو گئے اور انڈین نیشنل کانگریس میں شامل ہو گئے۔ 1910ء میں وہ اس تنظیم کے سیکرٹری بن گئے لیکن تحریک ترک موالات کے زمانے میں وہ کانگریس سے علیحدہ ہو گئے اور 1917ء میں ہوم رول لیگ کے رکن بن گئے۔

1921ء میں تیج بہادر سپرو وائسرائے لارڈ ریڈنگ کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن بنے پھر امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں شامل ہوئے اور اس حیثیت میں ہندوستان کی خود مختار حکومت کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ اسی دوران وہ حکومت ہندوستان کے قانونی مشیر بھی رہے۔

سر تیج بہادر سپرو حکومت اور ہندوستان کی سیاسی جماعتوں کے درمیان مفاہمت کروانے کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ ان معاملات میں انہوں نے ہمیشہ وسعت نظر اور فرقہ واریت یا ذات پرستی سے مکمل بیگانگی کا مظاہرہ کیا۔

سر تیج بہادر سپرو نے تینوں گول میز کانفرنسوں میں بھی شرکت کی اور ہندوستان کے نئے دستور کی تیاری میں مفید مشورے دیئے۔ انہی کی کوششوں سے دوسری گول میز کانفرنس میں گاندھی کی شمولیت کا راستہ ہموار ہو سکا تھا۔

سر تیج بہادر سپرو سیاسیات کے علاوہ اردو زبان و ادب کا بھی اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ اردو کی اشاعت و ترویج کی کوششوں میں انہوں نے ہمیشہ فعال حصہ لیا، ڈاکٹر رام بابو سکسینہ کی مشہور تصنیف تاریخ ادب اردو کی تقریظ آپ ہی نے لکھی تھی۔ 20 جنوری 1949ء آپ کی تاریخ وفات ہے۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی خودنوشت تحدیث نعمت میں سر تیج بہادر سپرو کا بڑے اچھے انداز میں ذکر کیا ہے۔ گول میز کانفرنس کے ذکر میں فرماتے ہیں:

''سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جے کار جیسے آزمودہ قانون اور سیاست کے ماہرین کی کانفرنس میں شمولیت میرے جیسے مبتدی کے لئے ان سے کچھ سیکھنے کے نادر مواقع مہیا کرتے تھے''۔ (تحدیث نعمت ص 273)

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ

دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔

نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں

عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

1954 NASIR ناصر 2008

دنیائے طب کی خدمات کے ۵۴ سال

حکیم میاں محمد رفیع ناصر

مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار ربوہ

047-6211434

6212434

Fax:6213966

خبریں

حکومت وعدے پورے کرے تعاون پر تیار ہیں

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے حکومت سے اپنے تعاون کو 17 ویں آئینی ترمیم کے خاتمہ، حقیقی جمہوریت، عدلیہ کی بحالی اور معزول ججوں کی بحالی سے مشروط کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اس حوالے سے حکومت کو اپنے وعدوں پر عملدرآمد کرنا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مشیر داخلہ رحمٰن ملک کے ساتھ ملاقات کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ لانگ مارچ میں شرکت کا فیصلہ بھی ہم نے اس لئے کیا ہے تاکہ ملک میں آئین و قانون کی حکمرانی ہو۔ دریں اثناء مشیر داخلہ نے کہا کہ پارلیمنٹ قوم کی نمائندگی کر رہی ہے اور 17 ویں ترمیم کے حوالے سے جو فیصلہ کرے گی وہ قبول ہوگا۔

سمجھوتہ ایکسپریس کے ملزم مانگ سکتے ہیں

مشیر داخلہ نے کہا کہ پاکستان ممبئی حملوں کی تحقیقات کے حوالے سے کوئی دباؤ قبول نہیں کرے گا، اگر کوئی شخص ممبئی حملوں میں ملوث پایا گیا تو انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی تفتیش کاروں کا پاکستان میں خیر مقدم کریں گے تاہم ادھوری تحقیقات منظر عام پر نہیں لائیں گے۔ ممبئی حملوں کے ملزموں کی حوالگی کا بھارتی مطالبہ جاری رہا تو سانحہ سمجھوتہ ایکسپریس کے ملزموں کو مانگ سکتے ہیں۔

بھارتی فوج نے نئی دہلی حکومت کو نرم موقف اپنانے پر مجبور کیا

بھارت کے سٹریٹیجک تجزیہ نگاروں نے دعویٰ کیا ہے کہ ممبئی حملوں کے بعد بھارتی بحریہ اور فضائیہ پاکستان پر حملوں کیلئے تیار تھی لیکن من موہن حکومت نے اسے حملوں کی اجازت نہیں دی کیونکہ نئی دہلی حکومت سمجھتی تھی کہ بھارتی فوج کے پاس حملوں کے لئے مناسب آلات، اسلحہ اور گولہ بارود موجود نہ تھا۔ بھارتی فوج نے حکومت کو آگاہ کر دیا تھا کہ آپریشن شروع کرنے کے لئے اسے کئی ہفتے درکار ہیں۔ بھارتی فوج کے استدلال نے نئی دہلی حکومت کو نرم موقف اپنانے پر مجبور کیا کیونکہ اس کے سوا من موہن حکومت کے پاس کوئی آپشن نہ تھا۔

بارک اوباما بذریعہ ٹرین واشنگٹن پہنچ گئے، آج حلف اٹھائیں گے امریکی تاریخ کے پہلے

سیاہ فام نومنتخب صدر بارک اوباما صدارت کا منصب سنبھالنے کیلئے بذریعہ ٹرین واشنگٹن پہنچ گئے۔ عوام کی ایک بڑی تعداد نے شدید سردی کے باوجود راستے میں آنے والے ہر سٹیشن پر اپنے رہنما کا والہانہ استقبال کیا بارک اوباما نے مختلف سٹیشنوں پر لوگوں سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتخابات اختتام نہیں بلکہ امریکہ میں نئی تبدیلی کا آغاز ہے۔ اوباما آج 44 ویں صدر کی حیثیت سے امریکہ کی صدارت سنبھالیں گے۔

درخواست دعا

مکرم محمود احمد طاہر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب کارکن نظارت مال آمد صدر انجمن احمدیہ کا طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں دل کا آپریشن ہوا ہے اور چار بائی پاس ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ احباب جماعت سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد الیاس خان صاحب خان نیم پلیٹس لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ حفصہ الیاس صاحبہ صدر حلقہ ٹاؤن شپ نمبر 2 لاہور کا بائی پاس (اوپن ہارٹ سرجری) آپریشن 17 جنوری 2009ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپریشن کامیاب ہوا ہے اور طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار گزشتہ ایک ہفتہ سے بوجہ بلڈ پریشر بیمار ہے نیز پسلیوں میں بھی درد ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔جنوری

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	5:33

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/1400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

لاہور ریٹ پر ہر قسم کے کمپیوٹر حاصل کریں
COMPUTER WORLD
College Road Rabwah
Ph. Shop:047621511

البشیرز اب اور بھی شاندار ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 049-4423173 -047-6214510

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ورلڈ انٹرنیشنل کارگو
بیرون ملک سامان کارگو کروانے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔ آنے سے پہلے فون ضرور کریں
دعا گو: مرزا اکرم بیگ
فون:042-6312538
موبائل:0333-4364361

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

تیست واپس اگر (1) بہتے کان بہرہ پن (2) کیرا (گلے میں ریشہ گرنا) کا آرام نہ آئے
ہومیو ڈاکٹر عبدالغنی سندھو: 03316647001
ہومیو ڈاکٹر بدیع الزمان ڈسکہ

ماہر امراض ناک کان گلا ماہر ڈاکٹر کی آمد
ہر بدھ کو شام 3 بجے تا 6 بجے
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
فون:6213944

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

بجلی کی بندش کا ایک ہی حل with All Mobiles Solutions
امپورٹڈ UPS ایک سال کی گارنٹی کے ساتھ نیز بیٹریاں بھی دستیاب ہیں۔
اے اے ٹریڈرز
دکان 27 گراؤنڈ فلور فرسٹ فلور۔ رحمہ کمرشل سنٹر پاسپورٹ آفس کچہری روڈ۔ ملتان
طالب دعا: نوید شہزاد 061-8131313,0345-7341234

!!Study Abroad!!
We provide Services to get admissions in U.K, USA, Canada, Ireland, Australia, New Zealand, Sweden & Finland.
MBBS/Engineering
China, Kyrgyzstan & Ukraine (Ahmadi (Male / Female Students already studying)
IELTS [7.0+ Bands; Guaranteed]
Join our IELTS classes by UK Qualified Teachers with Hostel facility
Students from other Cities / Countries can also contact us.
Education Concern®
Mr. Farrukh Luqman 0302-84 11 770
67-C, Faisal Town Lahore. Pakistan.
+92-42-517 7124/ 5162310
farrukh@educationconcern.com
www. educationconcern.com

NOVEL INTERNATIONAL
P-15,Rail Bazar Faisalabad-38000-Pakistan
Tele No:+92(41)2614360-2632483 Fax No:+92(41)2618483
Importers, Exporters & Representatives
Serving the Textiles, Cosmetics, Pharmaceuticals & Oil drilling industry in Pakistan
Representing world well know suppliers from U.S.A, U.K. Italy, Korea and China

FD-10

+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
منفرد پیشکش
فائرپلیس
طالب دعا: منور احمد جاوید
منور اینڈ سنز
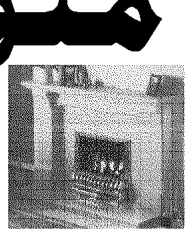
بھاری گیج کے گیزر دس سالہ گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں
نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
ایل جی، ڈاؤلینس، ویوز، ہائیر، پیل، سونی، سام سنگ، سپر نیشنل، اورینٹ، مٹسوبشی، سپر ایشیاء
ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لجنہ چوک لاہور پاکستان